نشر العرف فی فن الصرف

الحمد للہ استاد محترم غلام حیدر المدنی صاحب
مدرّس جامعۃ المدینہ ڈیرہ مراد جمالی بلوچستان
کے دوران تدریس تقریر کو قلم بند
کرنے کی کوشش کی ہے

اہم گزارش:-
اگر کوئی صاحبِ علم غلطی پر مطلع ہو
تو اصلاح فرما دے۔

:- محمد حنیف رضا عطاری
:- درجہ ثانیہ
:- جامعۃ المدینہ ڈیرہ مراد جمالی

09.08.24

CamScanner

علم الصرف

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یا رحمۃ للعالمین

1:-

الصرف :- صرف کا لغوی معنی پھیرنا ہے اصطلاح میں اسکا معنی عملی یہ ہیکہ ایک لفظ کو مختلف مثالوں کی طرف پھیرنا ایسے معنی مقصودہ کیلئے جسکا حصول لفظ پھیرنے سے ہو۔ اور معنی علمی یہ ہیکہ ایسے اصول کا علم جس سے کلمہ بنانے کے احوال معلوم ہو۔ معرب و مبنی ہونے کے علاوہ۔

موضوع :- عربی الفاظ کے احوال جیسے حروف اصلیہ وزائدہ نیز حقیقت میں اسم متمکن اور افعال متصرفہ کے بارے میں اس میں بحث کی جاتی ہے۔ جبکہ اسکے علاوہ اسماء موصولہ وغیرہ میں صورۃً بحث کی جاتی ہے۔

واضع :- معاذ بن مسلم الھراء اور بعض کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

ثمرہ :- زبان کو لفظی غلطی سے بچانا اور لکھنے میں لغت کی رعایت کرنا۔

استمداد :- کتاب اللہ، سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، کلام عرب۔

مسائل :- وہ قواعد جو اس میں ظاہراً یا پوشیدہ طور پر مذکور ہو۔ جیسے :- واو یا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہو تو (اسکو الف) سے بدل دیں گے۔ مثلاً :- رَمَيَ سے رَمٰی، دَعَوَ سے دَعٰی اور اسکا حکم الشرعی | واجب علی الکفایہ ہے

(میزان الصرفی)

سوال :- کلمہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- لفظٌ مفردٌ وضعہ الواضع لیدلّ | ترجمہ :- کلمہ وہ اکیلا لفظ ہے جسکو بنانے والے نے معنی پر دلالت کرنے کیلئے بنایا ہو) اسی طرح کہ جب ایک لفظ ذکر کیا جائے تو معنی خود سمجھ میں آجائے مثلاً :- زَیْدٌ سے ذاتِ زید وغیرہ۔

سوال :- کلمہ کی کتنی اقسام ہیں مع علامات و امثلہ بیان کیجئے ؟

جواب :- کلمہ کی تین اقسام بنتی ہیں :- اسم، فعل، حرف۔

1 اسم :- جو لفظ مستقل معنی پر دلالت کیلئے بنایا گیا ہو اور زمانہ اسکا جز نہ ہو۔

مثلاً:- رَجُلٌ، کِتَابٌ وغیرہ۔

فعل:- جو لفظ مستقل معنی پر دلالت کیلئے بنایا گیا ہو۔ اور زمانہ اسکا جزو ہو۔ مثلاً:- ضَرَبَ، نَصَرَ

حرف:- جو لفظ مستقل معنی پر دلالت نہ کرے اور زمانہ اسکا جزو نہ ہو۔ مثلاً:- فِیْ، هَلْ

اسم کی علامات:- اسم خاص طور پر درج ذیل علامات کو قبول کرتا ہے۔

i حرف جر، ii اَلْ، iii تنوین کا ملنا، iv مضاف ہونا، v مسند الیہ ہونا، vi اور حرف ندا کا ہونا

مثلاً:- (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِئُ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ) اور

(یَا اِبْرَاهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا)

فعل کی علامات:- فعل خاص طور پر درج ذیل علامات کو قبول کرتا ہے۔

i قد کا آنا جیسے:- (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی) ii سین جیسے:- (سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی)

iii سوف جیسے:- (وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی) iv نواصب مضارع جیسے:- (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ)

v جوازم مضارع جیسے:- (لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ) vi وہ تاء جو فاعل بنے جیسے:- (رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ)

vii فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب والی تاء ساکنہ جیسے (قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ) viii نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ جیسے

(لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ) ix فعل امر واحد مؤنث حاضر کے آخر میں آنے والی یاء ساکنہ جیسے:-

(یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً)

سوال:- میزان الصرفی معلوم کرنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب:- (1) کلام عرب کے اکثر الفاظ ثلاثی (تین حرفی) ہوتے ہیں۔ تو صرفیوں نے صرف کلمہ کی

اصل (تین حروف) کو قرار دیا ہے۔ اور ان میں سے پہلے حرف کو فاء کلمہ اور دوسرے کو عین کلمہ

اور تیسرے کو لام کلمہ کا نام دیا ہے۔ لہٰذا وزن معلوم کرتے وقت کلمہ کے اعراب (زبر، زیر، پیش)

کا بھی خیال رکھا جائیگا۔ جیسے:- قَمَرٌ بروزن فَعَلٌ، جَبَلٌ بروزن فَعَلٌ، کَرُمَ بروزن فَعُلَ۔

نوٹ:- موزون لفظ کا پہلا حرف فاء کلمہ، اور دوسرا عین کلمہ اور تیسرا لام کلمہ کہلائے گا۔

(2):- کبھی اصل کلمہ تین (ثلاثی) چار یا پانچ حرف والا ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں کلمہ میں ایک یا دو لام کا اضافہ کیا جائیگا۔ جیسے:- دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ، جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ، سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ، اور کبھی کلمہ میں اصل حروف کے علاوہ بھی زیادتی ہوتی ہے۔ اور اسکی دو صورتیں ہیں۔

i: عین یا لام کلمہ میں تکرار ہوگا۔ جیسے:- قَرَّفَ بروزن فَعَّلَ، جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ پہلی مثال کو مضاعف العین اور کو مضاعف اللام کہتے ہیں۔

ii: زیادتی حروف زائدہ (سَأَلْتُمُوْنِيْهَا) والے حروف کے ذریعے ہوگی تو ایسی صورت میں میزان صرفی کے ساتھ اسی حروف کو زائد لائیں گے جیسے:- قَائِمٌ بروزن فَاعِلٌ، تَقَبَّلَ بروزن تَفَعَّلَ، مُجْتَهِدٌ بروزن مُفْتَعِلٌ۔

نوٹ:- تاء افتعال کسی قاعدے کی وجہ سے دوسرے حرف سے بدل جائے تو میزان صرفی میں تبدیلی نہیں ہوگی (تاء ہی باقی رہے گی) جیسے:- اِصْطَبَرَ بروزن اِفْتَعَلَ

iii: موزون کلمہ میں کوئی حرف حذف ہو تو میزان صرفی میں بھی حذف ہوگا۔ جیسے:- قُلْ بروزن فُلْ) واو محذوف عِدَةٌ بروزن عِلَةٌ واو محذوف قَاضٍ بروزن فَاعٍ یاء محذوف

iv: اگر موزون میں قلب مکانی ہو (یعنی حروف کی جگہ بدلی ہو تو) میزان میں بھی قلب مکانی ہوگی جیسے:- جَاهٌ بروزن عَفَلٌ عین کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ رکھا گیا ہے۔

س٦:- قلب کی صورتیں بیان کریں؟

جواب:- قلب کی پانچ صورتیں ہیں۔

i: اشتقاق:- (یعنی لفظ کا کسی کلمہ سے نکلنا) جیسے:- نَاءَ اسکا مصدر نَأْیٌ ہے اور وزن فَلَعَ ہے۔ اسی طرح جَاهٌ بروزن عَفَلٌ اسکا مصدر وَجْهٌ ہے جو اسکے قلب شدہ ہونے کی دلیل ہے۔ نیز قِسِيٌّ کا مفرد قُوُوْسٌ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قُوُوْسٌ سے قلب کیا گیا ہے اسطرح کہ لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ مقدم کیا گیا تو قُسُوْوٌ بروزن فُلُوْعٌ ہوگیا۔

۱۶ :-

قِسِیٌّ کی تعلیل :-

اسکی اصل قُسُوْوٌ تھی دوسری واؤ کو یاء سے بدلا کنارے پر آنے کے سبب پھر واؤ کو یاء کے ساتھ ملانے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا اور سین کو کسرہ دیا گیا یاء کی مناسبت سے اور قاف کو بھی کسرہ دیا کیونکہ ضمہ کے بعد کسرہ پڑھنا دشوار ہوتا ہے لہٰذا قِسِیٌّ ہو گیا۔ اسی طرح جَاهِیٌ کا واحد استعمال ہونا اسکے قلب شدہ ہونے کی دلیل ہے۔

۲۔ صحیح :- (تعلیل کو واجب کرنے والی چیز کے پائے جانے کے باوجود لفظ کا صحیح واقع ہونا۔ جیسے: لفظ أَيِسَ۔ اس لفظ میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے تعلیل کرنا واجب ہے مگر پھر بھی تعلیل کے بغیر آنا اسکا قلب کیے ہونے کی دلیل ہے۔ یہ عَفِلَ کے وزن پر ہے اور اسکا مصدر یَأْسٌ ہے۔

۳۔ ندرۃ الاستعمال :- یعنی لفظ کا قلیل و نادر استعمال ہونا جیسے :- آرَامٌ یہ رِئْمٌ کی جمع ہے۔ اسکی جمع کثرت أَرْآمٌ کے وزن پر ہے مگر عین کلمہ (ہمزہ) کو فاء کلمہ (ر) کی جگہ پر لایا گیا۔ اور اس میں تبدیلی کر دی گئی۔ اسی طرح (رَأْیٌ) میں بھی قلب کر کے (آرَاءٌ) بنایا جاتا ہے اور انکا وزن (أَعْفَالٌ) ہے

۴۔ (قلب نہ ہونے کی صورت میں دو ہمزوں کا کنارے پر واقع ہونا) جیسے:- جَائِیٌ۔ اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو اجوف اور مہموز اللام ہو اسکا اسم فاعل کا صیغہ جَاءٍ اور شَاءٍ کی مثال ہے۔

فائدہ :- جب کسی لفظ کے عین کلمہ کو تعلیل کر کے الف سے بدل دیا جائے تو اس سے اسم فاعل بناتے وقت عین کلمہ کو (ہمزہ) سے بدل دینا ضروری ہے۔ لہٰذا مذکورہ دونوں افعال کے اسم فاعل کے صیغے اسی وزن پر بنیں گے (جَائِئٌ اور شَائِئٌ) یہ دونوں کلام عرب میں درست نہیں۔ اسلئے عین کلمہ کا لام کلمہ کیساتھ قلب کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قاضٍ والے قاعدے کے مطابق تعلیل کی گئی تو جَاءٍ اور شَاءٍ بن گئے فَالِعٍ کے وزن پر۔

۵۔ قلب نہ کرنے کی صورت میں منصرف اسم کا غیر منصرف استعمال ہونا ہے۔ بغیر کسی مقتضی

(یعنی ثقافی/سبب) ہے۔ جیسے: اَفعَالٌ کے وزن پر آنے والا لفظ اَشیَاءُ اگر اس میں قلب نہیں

کیا گیا تو کوئی ایسا سبب نہیں جس کی وجہ سے اسے غیر منصرف قرار دیا جائے لهذا اسکی

اصل شَیئَاءُ بروزن فَعلَاءُ کو مانیں گے۔ پھر اس طرح قلب کریں گے کہ ہمزہ جو کہ

لام کلمہ ہے۔ اسکو فاء کلمہ کی جگہ لائیں گے۔ تو یہ اَشیَاءُ بروزن لَفعَاءُ ہوگا اور

تانیث باالالف (الف ممدودہ) کی وجہ سے غیر منصرف ہوگا۔

نوٹ:۔ اسماءٌ کا وزن الف ممدودہ نہ ہونے کی وجہ سے منصرف آیا ہے قرآن میں۔

سوال:۔ فعل کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟ (التقسیم الاول الفعل)

جواب:۔ فعل کی تین اقسام ہیں i ماضی ii مضارع iii امر

i) ماضی:۔ وہ فعل جو کلام کرنے سے پہلے والے زمانہ میں کسی شی کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے

علامات:۔ i (تاء فاعل) کا ملا ہوا ہونا جیسے: قَرَأتُ ii:۔ (تاء ساکنہ مونثہ) کا ملا ہوا ہونا جیسے: ضَرَبَتْ

ii) مضارع:۔ وہ فعل جو کلام کرنے یا اس کے بعد والے زمانہ (یعنی حال و مستقبل) میں کسی شی کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے۔

نوٹ:۔ (جب مضارع پر لام ابتداء اور ماء لا داخل ہوں) تو یہ زمانہ حال کا معنیٰ دے گا۔

مثلاً: (اِنِّی لَیَحزُنُنِی اَن تَذهَبُوا بِهٖ)۔ (لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الجَهرَ بِالسُّوءِ مِنَ القَولِ)۔ (وَمَا تَدرِی نَفسٌ مَاذَا تَکسِبُ غَدًا)

(اور جب مضارع پر "سین"، "سوف"، "اَن"، "لَن"، "اِن" داخل ہو تو یہ زمانہ حال کا معنیٰ دیگا۔

مثلاً:۔ (سَیَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ)۔ (وَلَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضیٰ)۔ (لَن تَنَالُوا البِرَّ)۔ (وَاَن تَصُومُوا خَیرٌ لَّکُم)

علامات:۔ i:۔ فعل مضارع لَم (جوازم مضارع) کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے: لَم یَلِد وَلَم یُولَد۔

ii:۔ فعل مضارع کے شروع میں علامات مضارع آتے ہیں۔

نوٹ:۔ i ہمزہ واحد متکلم کے شروع میں آتا ہے جیسے:۔ اَضرِبُ۔

ii:۔ نون تثنیہ اور جمع متکلم خود کو بڑا بتانے والے لفظ کے شروع میں آتا ہے جیسے:۔ نَحنُ نَقرَأُ۔

iii:۔ یاء واحد، تثنیہ، جمع مذکر، و مونث غائب کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے:۔ یَضرِبُ، یَضرِبَانِ

يَضْرِبُوْنَ، يَضْرِبْنَ۔

(iv) تاء واحد، تثنیہ، مونث غائب اور حاضر کے تمام صیغوں کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے:۔ تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ، تَضْرِبَانِ تَضْرِبْنَ۔

(iii) امر:۔ وہ فعل جس میں کلام کرنے کے زمانے کے بعد (یعنی مستقبل) میں کوئی چیز طلب کی جائے۔ جیسے:۔ اِجْتَهِدْ۔

علامات:۔ (i)۔ اسکے آخر میں نون تاکید آتا ہے۔ جیسے:۔ اِضْرِبَنَّ۔

(ii):۔ اسکے آخر میں کبھی یاء مخاطب بھی آتی ہے۔ جیسے:۔ اِضْرِبِیْ۔

مدنی پھول:۔ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو فعل کی علامت تو قبول نہیں کرتے مگر فعل کا معنیٰ دیتے ہیں۔ انکو (اسم فعل) کہتے ہیں انکی تین اقسام ہیں۔

(i) اسم فعل بمعنی ماضی:۔ جیسے:۔ هَيْهَاتَ، شَتَّانَ، بمعنی بَعُدَ اور اِفْتَرَقَ۔

(ii):۔ اسم فعل بمعنی مضارع:۔ جیسے:۔ وَيْ، اُفٍّ بمعنی اَتَعَجَّبُ اور اَتَضَجَّرُ۔

(iii):۔ اسم فعل بمعنی امر:۔ جیسے:۔ صَهْ بمعنی اُسْكُتْ، آمِيْن بمعنی اِسْتَجِبْ۔

نوٹ:۔ تیسری صورت وجود کے اعتبار سے زیادہ ہے۔ یعنی زیادہ پائی جاتی ہے۔

(التقسیم الثانی الفعل)

س:۔ فعل کی کتنی اقسام ہیں مع امثلہ بیان کریں؟

جواب:۔ فعل کی دو اقسام ہیں۔ (i)۔ صحیح (ii)۔ معتل

(i) صحیح:۔ وہ فعل جسکے اصلی حروف حروف علت سے خالی ہوں۔ جیسے:۔ كَتَبَ۔

نوٹ:۔ اگر حرف علت ساکن ہو اور اسکا ماقبل مفتوح ہو تو "لین" ہوگا جیسے:۔ لَوْبٌ، سَيْفٌ اور اگر اسکے ماقبل حرف پر اسکی جنس (موافق) حرکت ہو تو "مدہ" ہوگا۔ جیسے:۔ قَالَ، يَقُوْلُ، قِيْلَ۔

نیز الف کا ماقبل حرف مفتوح ہونے کے باوجود الف حرف علت بھی ہوگا۔ اور الف سے پہلے

یعنی فتح آئیگا جبکہ واؤ اور یاء سے پہلے انکی مخالف حرکت بھی آسکتی ہے۔

ii-) معتل :- وہ فعل جسکے حروف اصلی میں سے کوئی حرف علت ہو جیسے :- وَجَدَ، قَالَ، سَعٰی

سوال :- معتل صحیح کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب :- معتل صحیح کی تین اقسام ہیں۔ i :- سالم ii :- مضعّف iii :- مھموز

i) سالم :- وہ فعل جسکے حروف اصلی سلامت ہوں (ہمزہ، حروف علت، اور ایک جنس کے دو حروف) سے جیسے :- ضَرَبَ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہر فعل سالم صحیح ہے مگر ہر صحیح فعل سالم نہیں ہوتا "مھموز" "مُضَاعَف" بھی ہوسکتا ہے۔

ii) - مضعّف :- اسکو سختی سے ملے ہونے کے سبب "اصم (بہرا)" بھی کہتے ہیں اسکی دو اقسام ہیں۔

1:- مضاعف ثلاثی و مزید فیہ 2:- رباعی:

1:- مضاعف ثلاثی و مزید فیہ :- وہ فعل جسکا عین یا لام کلمہ ایک جنس کا ہو۔ جیسے :- فَرَّ، اِمْتَدَّ

2:- مضاعف رباعی :- وہ فعل جسکا فاء اور لام اوّل یا عین اور لام ثانی ایک جنس کے ہوں جیسے :- زَلْزَلَ، قَلْقَلَ

iii) :- مھموز :- وہ فعل جسکا کوئی ایک حرف اصلی ہمزہ ہو۔ جیسے :- أَخَذَ، سَأَلَ، قَرَأَ

اقسام المعتّل

سوال :- فعل معتل کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب :- فعل معتّل کی چار (4) اقسام ہیں۔ i مثال ii اجوف iii ناقص iv لفیف

i مثال :- وہ فعل جسکا فاء کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے :- وَعَدَ، يَسَرَ اسکو مثال اسلئے کہتے ہیں کیونکہ یہ فعل صحیح کی مثال ہوتا ہے۔ ماضی میں تعلیل نہ ہونے کے لحاظ سے۔

ii اجوف :- وہ فعل جسکا عین کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے :- قَالَ، بَاعَ اسکے جوف (درمیان) حرف اصلی خالی ہونے کے سبب اسکو اجوف کہتے ہیں۔ نیز اسکو ذو ثلاثہ بھی کہتے ہیں کیونکہ تاء فاعل کی طرف نسبت کے وقت یہ تین حرف والا ہوتا ہے۔ جیسے :- قَالَ، قُلْتُ

ناقص:- وہ فعل جسکا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے:- غَزَا، رَمٰی اسکو اس لیے ناقص کہتے ہیں کیونکہ اس میں بعض اوقات آخری حرف حذف ہو جاتا ہے۔ اسی نقصان کے سبب جیسے:- غَزَتْ نیز اسکو ذوالاربعہ بھی کہتے ہیں کیونکہ تاء فاعل کی طرف نسبت کے وقت یہ چار حرف والا ہوتا ہے۔

لفیف:- اسکی دو اقسام ہیں۔

i:- مفروق:- جسکا فاء اور لام کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے:- وَفٰی اسکو مفروق حرف علت کی جدائی کے سبب کہتے ہیں۔

ii:- مقرون:- جسکا عین اور لام کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے:- طَوٰی اسکو مقرون حرف علت کے ملے ہونے کے سبب کہتے ہیں۔

مدنی پھول:- مذکورہ بالا تمام اقسام جسطرح فعل کی ہیں اسی طرح اسم کی بنتی ہیں۔ جیسے:- شَمْسٌ، وَجْهٌ، يُمْنٌ، قَوْمٌ، سَيْفٌ، دَلْوٌ، ظَبْيٌ، وَحْيٌ، جَوٌّ، اُمٌّ، حَيٌّ، بِئْرٌ، نَبَأٌ، اَمْرٌ، بُلْبُلٌ

التقسیم الثالث لِلْفِعْلِ

س:- مجرد و مزید فیہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:- مجرد و مزید فیہ کے اعتبار سے فعل کی دو اقسام ہیں۔

i:- ثلاثی مجرد، رباعی مجرد   ii:- ثلاثی مزید فیہ، رباعی مزید فیہ

i مجرد:- وہ فعل جسکے تمام حروف اصلی ہوں اور صیغے بناتے وقت وہ حروف نہ گریں۔

ii مزید فیہ:- وہ فعل جسکے حروف اصلیہ میں ایک یا اس سے زائد حروف بڑھائے گئے ہوں۔

ثلاثی مجرد ابواب کی وجہ حصر (گھیرنا):- فعل ماضی کا فاء کلمہ تو ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ مگر اس کا عین کلمہ مفتوح، مکسور، مضموم تینوں طرح آسکتا ہے۔ اسی طرح اسکے مضارع میں بھی عین کلمہ مفتوح، مکسور، مضموم تینوں طرح آتا ہے۔ لھٰذا تین کو تین سے ضرب دینے سے (۹ نو) صورتیں بنتی ہیں۔ ان میں تین صورتیں ممنوع ہیں۔

i:- ماضی مکسور العین مضارع مضموم العین جیسے:- فَضِلَ یَفْضُلُ

ii:- ماضی مضموم العین مضارع مکسور العین جیسے:- کُوْدَ یَکُوْدُ

iii:- ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین۔ جیسے:- کُوْدَ یَکَادُ

بقیہ چھ ابواب درج ذیل ہیں؟

1:- فَعَلَ یَفْعُلُ ماضی مفتوح العین ومضارع مضموم العین۔ جیسے:- نَصَرَ یَنْصُرُ، قَعَدَ یَقْعُدُ، أَخَذَ یَأْخُذُ، بَرَأَ یَبْرُؤُ، نَشَرَ یَنْشُرُ، مَرَّ یَمُرُّ

2:- فَعَلَ یَفْعِلُ ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین - جیسے:- ضَرَبَ یَضْرِبُ، جَلَسَ یَجْلِسُ، وَعَدَ یَعِدُ، بَاعَ یَبِیْعُ، رَمٰی یَرْمِیْ، وَقٰی یَقِیْ، طَوٰی یَطْوِیْ، فَرَّ یَفِرُّ، أَتٰی یَأْتِیْ، جَاءَ یَجِیْءُ، هَنَا یَهْنِیْ، أَوٰی یَأْوِیْ، وَأٰی یَئِیْ وغیرہ۔

3:- فَعَلَ یَفْعَلُ ماضی ومضارع مفتوح العین جیسے:- فَتَحَ یَفْتَحُ، ذَهَبَ یَذْهَبُ، سَعٰی یَسْعٰی، وَضَعَ یَضَعُ، وَیَفَعَ یَیْفَعُ، وَهَلَ یَوْهَلُ، أَلَهَ یَأْلَهُ، سَأَلَ یَسْأَلُ، قَرَأَ یَقْرَأُ،

فائدہ:- اس باب سے ہر وہ لفظ آتا ہے جسکا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو۔ جیسے:- فَتَحَ یَفْتَحُ نیز جس لفظ میں حرف حلقی ہو اور وہ فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہو یہ لازم نہیں۔ بلکہ دوسرے ابواب سے بھی آسکتا ہے۔

حروف حلقی چھ ہیں أ، ه، ع، ح، غ، خ

اعتراض:- ان مثالوں سے آپکا قاعدہ ٹوٹ رہا ہے 1:- أَبٰی یَأْبٰی 2:- هَلَكَ یَهْلَكُ 3:- رَكَنَ یَرْكَنُ، 4:- قَلٰی یَقْلٰی، بَقٰی یَبْقٰی،

جواب:- 1:- أَبٰی یَأْبٰی شاذ ہے۔

2:- هَلَكَ یَهْلِكُ اسکی دو لغات ہیں جبکہ ایک لغت میں هَلَكَ یَهْلَكُ استعمال ہوتا ہے۔

3:- رَكَنَ یَرْكَنُ اس میں تداخلِ اللغات (یعنی مختلف لغتوں کا ایک ہو جانا) ہے۔

۶:۔ حَلِيَ يَحْلِيُ یہ صحیح نہیں ہے

۷:۔ بَقَى يَبْقَى یہ صرف (بنو طَيْ) کے قبیلے والوں کی لغت ہے جنہوں نے کسرہ کو فتحہ سے تخفیف کیلئے بدلا ہے۔

۶:۔ فَعِلَ يَفْعَلُ :۔ ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین جیسے:۔ فَرِحَ يَفْرَحُ، عَلِمَ يَعْلَمُ، وَجِلَ يَوْجَلُ، يَبِسَ يَيْبَسُ، خَافَ يَخَافُ، هَابَ يَهَابُ، عَنِدَ يَعْنَدُ، عَوِرَ يَعْوَرُ، رَضِيَ يَرْضَى، قَوِيَ يَقْوَى، وَجِيَ يَوْجَى، عَضَّ يَعَضُّ، أَمِنَ يَأْمَنُ، سَئِمَ يَسْأَمُ، صَدِئَ يَصْدَأُ

نوٹ :۔ اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جن میں خوشی غمی، خالی بھرنے، رنگ یا عیب اور ظاہری بناوٹ کے معنی ہوں۔ جیسے :۔ فَرِحَ وَطَرِبَ الْبَطِرَ وَأَشِرَ وَغَضِبَ وَحَزِنَ، وَشَبِعَ وَرَوِيَ وَسَكِرَ، وَعَطِشَ وَظَمِئَ وَصَدِيَ وَهَيِمَ، وَحَمِرَ وَسَوِدَ وَعَوِرَ وَشَيِقَ وَجَهِرَ وَعَنِدَ وَهَيِفَ وَلَحِيَ۔

۷:۔ فَعُلَ يَفْعُلُ :۔ ماضی و مضارع مضموم العین جیسے :۔ شَرُفَ يَشْرُفُ، حَسُنَ يَحْسُنُ، وَسُمَ يَوْسُمُ، يَمُنَ يَيْمُنُ، أَسُلَ يَأْسُلُ، لَؤُمَ يَلْؤُمُ، جَرُؤَ يَجْرُؤُ، سَرُوَ يَسْرُوُ۔

نوٹ :۔ اس باب سے اجوف یائی نہیں آتا سوائے (باب) هَيُؤَ کے۔ اور ناقص یائی بھی نہیں آتا سوائے اس باب معروف نَهُوَ (اصل نَهُيَ) کے۔ اور مضاعف بھی کم آتا ہے۔ جیسے :۔ شَرُرْتُ

نیز یہ باب ان پیدائشی اوصاف کیلئے آتا ہے جن کو دوام (ہمیشگی) ہوتی ہے۔

قاعدہ :۔ ثلاثی کے کسی بھی فعل سے فعل کے صاحب فعل میں راسخ ہونے کے معنیٰ حاصل کرنے ہوں تو اس فعل کو اس باب کے وزن پر کر دیا جاتا ہے۔ اور کبھی یہ باب تعجب کے معنیٰ کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

6:- فَعِلَ يَفْعِلُ :- ماضی و مضارع مکسور العین جیسے:- حَسِبَ يَحْسِبُ ، نَعِمَ يَنْعِمُ ،

نوٹ:- اس باب سے صحیح افعال کم اور حروف علت والے زیادہ آتے ہیں۔

تنبیہات (قواعد)

قاعدہ اوّل:- ثلاثی مجرد کے تمام ابواب لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں سوائے (فَعُلَ يَفْعُلُ) کے یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔ مذکورہ ترتیب کے مطابق پہلے تین ابواب دوام الابواب (دعائم الابواب) کہتے ہیں۔

نوٹ:- رَحُبَتْكَ الدَّارُ وسعت کی وجہ سے متعدی آیا ہے اسکی اصل رَحُبَتْ بِكَ الدَّارُ

قاعدہ ثانی:- اگر کسی فعل کے فاء کلمہ میں ہمزہ یا واؤ ہو تو غالباً یہ باب ضَرَبَ سے آئیگا جیسے:- أَسَرَ يَأْسِرُ ، وَعَدَ يَعِدُ - جبکہ کبھی یہ باب اور مضاعف متعدی فعل باب نَصَرَ سے آتا ہے جیسے:- حَمَلَ يَحْمُلُ ، أَخَذَ يَأْخُذُ ، مَدَّ يَمُدُّ اور مضاعف لازم فعل باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ جیسے:- خَفَّ يَخِفُّ۔

قاعدہ ثالث:- مذکورہ مثالوں سے درج ذیل چیزیں معلوم ہوئیں۔

1:- مضاعف تین ابواب سے آتا ہے۔ ضَرَبَ، نَصَرَ، سَمِعَ جیسے:- سَرَّ ، فَرَّ ، عَضَّ

2:- مہموز الفاء پانچ ابواب سے آتا ہے فَتَحَ، ضَرَبَ، نَصَرَ، كَرُمَ، سَمِعَ۔ جیسے:- أَخَذَ يَأْخُذُ أَسَرَ ، يَأْسِرُ ، أَصَبَ ، يَأْصِبُ۔ أَمِنَ يَأْمَنُ ، أَسُلَ يَأْسُلُ۔

3:- مہموز العین چار ابواب سے آتا ہے ضَرَبَ ، فَتَحَ ، كَرُمَ ، سَمِعَ جیسے:- سَأَلَ ، يَسْأَلُ ، لَؤُمَ ، يَلْؤُمُ ، سَئِمَ ، يَسْأَمُ ، أَنَّ ، يَئِنُّ۔

4:- مہموز اللام پانچ ابواب سے آتا ہے۔ ضَرَبَ ، نَصَرَ ، فَتَحَ ، سَمِعَ ، كَرُمَ - جیسے:- بَرَأَ يَبْرَأُ ، هَنَأَ يَهْنِئُ ، قَرَأَ يَقْرَأُ ، صَدِئَ يَصْدَأُ ، جَرُؤَ يَجْرُؤُ۔

نوٹ:- لغت بنی عامر کے مطابق وَجَدَ، یَجُدُ کا باب نَصَرَ سے بھی آتا ہے۔ وَجَدَ یَجُدُ

15:- مثال پانچ ابواب سے آتا ہے۔ ضَرَبَ، فَتَحَ، سَمِعَ، کَرُمَ، حَسِبَ جیسے:- وَعَدَ یَعِدُ، وَهَلَ، یَوْهَلُ، وَجِلَ، یَوْجَلُ، وَسُمَ، یَوْسُمُ، وَرِثَ، یَرِثُ۔

16:- اجوف تین ابواب سے آتا ہے۔ ضَرَبَ، نَصَرَ، سَمِعَ جیسے:- قَالَ، یَقُولُ، بَاعَ، یَبِیْعُ، خَافَ، یَخَافُ، مگر نَصَرَ، اجوف واوی کیساتھ خاص ہے اور ضَرَبَ اجوف یائی کیساتھ خاص ہے۔ اور سَمِعَ سے مطلقاً دونوں (اجوف واوی اور یائی) آسکتے ہیں جبکہ (ایک لفظ) طَوُلَ باب کَرُمَ سے آتا ہے۔

17:- ناقص پانچ ابواب سے آتا ہے۔ ضَرَبَ، نَصَرَ، فَتَحَ، سَمِعَ، کَرُمَ جیسے:- دَعَا، یَدْعُوْا، رَمٰی، یَرْمِیْ، سَعٰی، یَسْعٰی، رَضِیَ، یَرْضٰی، سَرُوَ، یَسْرُوْ۔ نیز ضَرَبَ سے ناقص یائی اور نَصَرَ سے خاص ناقص واوی آتا ہے۔

18:- لفیف مفروق تین ابواب سے آتا ہے۔ ضَرَبَ، سَمِعَ، حَسِبَ جیسے:- وَقٰی، یَقِیْ، وَجِیَ، یَوْجِیْ۔

19:- لفیف مقرون دو ابواب سے آتا ہے۔ ضَرَبَ، سَمِعَ جیسے:- رَوٰی، یَرْوِیْ، قَوِیَ یَقْوٰی نیز بعض افعال میں عین اور لام کلمہ والا حرف علت ہی استعمال ہوتا ہے۔

قاعدہ رابع:- اگر اجوف کی ماضی میں "الف" اور مضارع میں "واو" آئے تو یہ باب نَصَرَ سے آئیگا۔ جیسے:- قَالَ، یَقُوْلُ سوائے طَالَ، یَطُوْلُ کے اسلئے کہ وہ باب کَرُمَ سے آتا ہے۔ اور اگر ماضی میں "الف" اور مضارع میں "یاء" آئے تو یہ باب ضَرَبَ سے آئیگا جیسے:- بَاعَ، یَبِیْعُ، اور اگر ماضی و مضارع دونوں میں "واو، الف، یا یاء" آجائیں تو سَمِعَ باب سے آئیگا۔ جیسے:- خَافَ، یَخَافُ، نَیِدَ، یَنْیَدُ، عَوِرَ یَعْوَرُ۔ نیز اگر ناقص کے ماضی میں "الف" اور مضارع میں "واو" ہو تو یہ باب نَصَرَ سے ہوگا۔ جیسے:- دَعَا، یَدْعُوْا اور اگر ماضی میں "الف" اور مضارع میں "یاء" ہو تو یہ باب

ضَرَبَ سے آئیگا۔ جیسے: رَمٰی، یَرْمِیْ۔ اور اگر ماضی و مضارع دونوں میں "الف"
ہو تو یہ باب فَتَحَ سے آئیگا۔ جیسے: سَعٰی، یَسْعٰی۔ اور اگر دونوں (ماضی و مضارع) میں
"واؤ" ہو تو یہ باب کَرُمَ سے آئیگا۔ جیسے: سَرُوَ، یَسْرُوْ۔ اور اگر دونوں میں "یاء" ہو تو
یہ باب حَسِبَ سے آئیگا۔ جیسے: وَلِیَ، یَلِیْ۔ اور اگر ماضی میں "یاء" اور مضارع میں
"الف" ہو تو یہ باب سَمِعَ سے آئیگا۔ جیسے: رَضِیَ، یَرْضٰی۔

قاعدہ خامسہ:- مثال ضرب میں 13 تیرہ افعال ایسے ہیں جن کے ماضی و مضارع دونوں
میں کسرہ آتا ہے۔ وہ یہ ہیں: i- وَثِقَ ii- وَجَدَ iii- وَرِثَ iv- وَرِعَ
v- وَرِكَ vi- وَرِمَ vii- وَرِیَ viii- وَفِقَ ix- وَقِهَ x- وَكِمَ xi- وَلِیَ
xii- وَمِقَ xiii- وَرِیَا۔ نیز گیارہ افعال ایسے ہیں۔ جن کا عین کلمہ ماضی
میں مکسور ہوتا ہے۔ اور مضارع میں کسرہ، و فتحہ دونوں آسکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔
i- یَئِسَ ii- حَسِبَ iii- وَلِقَ iv- وَحِمَ v- وَحِرَ vi- وَغِرَ
vii- وَلِغَ viii- وَلِهَ ix- وَهِلَ x- نَعِمَ xi- یَبِسَ

قاعدہ سادسہ:- ثلاثی مجرد کا مذکورہ چھ ابواب کے وزن پر آنا سماعی ہے۔
ان کی پہچان کا کوئی خاص قاعدہ نہیں مگر ان قواعد کی رعایت کرنے سے
ان ابواب کے قریب اوزان بنانا ممکن ہے۔ اور ان قواعد میں ماضی و مضارع
دونوں کی صورت کو دیکھا جائیگا۔ کیونکہ بعض اوقات ماضی اور مضارع دونوں کی
صورت ایک جیسی ہوتی ہے۔ لہٰذا اختلاف اسی طریقے سے ہی بچا جائیگا

قاعدہ سابعہ:- جن افعال میں مضمر کرنے کا معنی ہو۔ ان افعال کے مضارع میں عین
کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ جیسے: سَابَقَنِیْ وَنَحْنُ مُسْتَبِقَةٌ فَانَا اَسْبُقُهٗ اور
اگر اس فعل کا فاء کلمہ "واؤ" یا عین کلمہ "یاء" ہو تو مضارع میں عین کلمہ مکسور ہوگا

جیسے:- بَايَعْتُهُ ، فَبِعْتُهُ ، فَانَا اَبِعْتُهُ -

رباعی مجرد اور اسکے ملحقات کے اوزان

رباعی مجرد کا ایک وزن ہے فَعْلَلَ جیسے:- دَحْرَجَ - اور اسی وزن پر مرکبات کو اصل سے مخفف (شارٹ فارم) کر کے بناتے ہیں۔

جیسے:- 1:- بَسْمَلَ بِسْمِ اللہ کیلئے 2:- حَوْقَلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کیلئے
3:- طَلْبَقَ أَطَالَ اللہُ بَقَاءَكَ کیلئے 4:- دَمْعَزَ اَدَامَ اللہُ عِزَّكَ کیلئے
5:- جَعْفَلَ جَعَلَنِیَ اللہُ فِدَاءَكَ کیلئے

رباعی مجرد کے سات ملحقات ہیں

i:- فَعْلَلَ جیسے:- جَلْبَبَ ii:- فَوْعَلَ جیسے:- جَوْرَبَ iii:- فَعْوَلَ جیسے:- رَهْوَكَ
iv:- فَيْعَلَ جیسے:- بَيْطَرَ v:- فَعْيَلَ جیسے:- شَرْيَنَ vi:- فَعْلَیٰ جیسے:- سَلْقَیٰ
vii:- فَعْنَلَ جیسے:- قَلْنَسَ۔

نوٹ:- الحاق کیلئے اصلی حروف کے آخر میں ایک یا دو حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(ثلاثی مزید فیہ کے اوزان)

ثلاثی مزید فیہ افعال کی تین اقسام ہیں:-

1:- جس میں ایک حرف زائد ہو۔ 2:- جس میں دو حروف زائد ہو۔
3:- جس میں تین حروف زائد ہو۔

نوٹ:- فعل کے زیادہ سے زیادہ (چھ 6 حروف) ہوتے ہیں۔ جبکہ اسم کے زیادہ سے زیادہ (7 سات) حروف ہوتے ہیں۔

سوال:- ثلاثی مزید فیہ افعال کی اقسام کو تفصیل کیساتھ بیان کریں؟

جواب:- جس ثلاثی مزید فیہ میں ایک حرف زائد ہو اسکے درج ذیل تین اوزان ہیں۔

1:- اَفْعَلَ جیسے:- اَكْرَمَ، اَقَامَ 2:- فَاعَلَ جیسے:- قَاتَلَ، اٰخَذَ 3:- فَعَّلَ جیسے:- فَرَّحَ، رَوّٰی

جس میں دو حرف زائد ہوں اسکے درج ذیل پانچ اوزان ہیں۔

1:- اِنْفَعَلَ جیسے:- اِنْكَسَرَ، اِنْشَقَّ 2:- اِفْتَعَلَ جیسے:- اِجْتَمَعَ، اِجْتَنَبَ 3:- اِفْعَلَّ جیسے:- اِحْمَرَّ، اِعْوَرَّ

اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جن میں رنگ و عیب کے معنیٰ پائے جائیں۔ اور ان دو معنی کے علاوہ کیلئے یہ باب شاذ و نادر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:- اِرْفَضَّ، اِنْقَضَّ

4:- تَفَعَّلَ تَعَلَّمَ، تَزَكّٰی 5:- تَفَاعَلَ جیسے:- تَبَاعَدَ، تَشَاوَرَ

جس میں تین حرف زائد ہوں اسکے چار اوزان ہیں۔

1:- اِسْتَفْعَلَ جیسے:- اِسْتَخْرَجَ 2:- اِفْعَوْعَلَ جیسے:- اِغْدَوْدَنَ 3:- اِفْعَالَّ جیسے:- اِحْمَارَّ، اِشْهَابَّ 4:- اِفْعَوَّلَ جیسے:- اِجْلَوَّذَ

(رباعی مزید فیہ اور اسکے ملحقات کے اوزان)

س:- رباعی مزید فیہ اور اسکے ملحقات کے اوزان مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- رباعی مزید فیہ کے دو اوزان ہیں۔

جس میں ایک حرف زائد ہو۔

1:- تَفَعْلَلَ جیسے:- تَدَحْرَجَ

جس میں دو حرف زائد ہوں اسکے دو وزان ہیں

1:- اِفْعَنْلَلَ جیسے:- اِحْرَنْجَمَ 2:- اِفْعَلَلَّ جیسے:- اِقْشَعَرَّ

نیز رباعی مزید فیہ کے ملحق ابواب چھ ہیں۔

جس ملحق برباعی مزید فیہ میں ایک حرف زائد ہو۔ اسکے درج ذیل 6 چھ اوزان ہیں

1:- تَفَعْلَلَ جیسے:- تَجَلْبَبَ 2:- تَفَعْوَلَ جیسے:- تَرَهْوَكَ 3:- تَفَيْعَلَ جیسے:- تَشَيْطَنَ

۶- تَفَوْعُلٌ جیسے:- تَجَوْرُبٌ ۷:- تَفَعْلُلٌ جیسے:- تَمَسْكُنٌ ۸:- تَفَعْلِي جیسے:- تَسَلْقِي

دو حرف زائد والے ملحق بہ رباعی مزید فیہ کے دو اوزان ہیں۔

۱۱:- اِفْعَنْلَلٌ جیسے:- اِقْعِنْسَسٌ ۱۲:- اِفْعَنْلِي جیسے:- اِسْلَنْقِي

نوٹ:- اِقْعِنْسَسٌ کے دو لام کلمہ میں سے ایک زائد ہے جبکہ اِحْرَنْجَمَ کے دونوں لام اصلی ہیں۔

تنبیہ:- ۱:- مادے کے اعتبار سے فعل کی چار اقسام ہیں ثلاثی، رباعی، خماسی اور مذکورہ متحرکات و سکنات کی صورت میں افعال کے 37 سینتیس ابواب بنتے ہیں

تنبیہ:- ۲:- کسی بھی مجرد باب کیلئے اسکا مزید فیہ ہونا لازم نہیں۔ اور نہ ہی مزید فیہ باب کیلئے اسکا مجرد ہونا لازم ہے۔ اسی طرح مزید فیہ دوسرے مزید باب میں استعمال ہونا بھی لازم نہیں بلکہ ان سب ابواب کا دارومدار کلام عرب کے سماع پر ہے۔ سوائے ثلاثی مجرد لازم ابواب کے کیونکہ ان کے شروع میں ہمزہ زیادہ کرنے سے یہ متعدی استعمال ہوتا ہے جیسے:- ذَهَبَ، يُذْهِبُ

(فعل زائد صیغوں کے معنی کے بارے میں)

س:- اَفْعَلَ (باب افعال) کتنے معانی کیلئے آتا ہے مع امثلہ ذکر کریں؟

جواب:- اس باب کے مختلف معانی ہیں۔

۱:- التَّعْدِيَةُ:- یعنی متعدی بنانا۔ ثلاثی مجرد کے صیغہ میں جب باب افعال کے ہمزہ کا اضافہ کیا جائے تو فاعل مفعول کے مرتبہ میں آجاتا ہے۔ جیسے:- قَامَ زَيْدٌ سے أَقَمْتُ زَيْدًا جب ہمزہ افعال (باب افعال کا ہمزہ) فعل لازم پر داخل ہو تو وہ فعل متعدی بیک مفعول بنتا ہے۔ اور اگر متعدی بیک مفعول پر داخل ہو تو وہ فعل متعدی بدو مفعول بنتا ہے اور اگر متعدی بدو مفعول پر داخل ہو تو وہ فعل متعدی بسہ مفعول بنتا ہے۔

نوٹ:۔ باب افعال کے ہمزہ کی وجہ سے متعدی لیے مفعول بننے والے افعال (دو 2) ہی ہیں۔ 1:۔ عَلِمَ 2:۔ رَاٰی جیسے:۔ اَعْلَمْتُ زَیْدًا بَکْرًا قَائِمًا۔

2:۔ صَیْرُوْرَۃُ شَیْءٍ ذَا شَیْءٍ یعنی چیز کو چیز والا بنانا جیسے:۔ اَلْبَنَ الرَّجُلُ (آدمی دودھ والا ہوا)

3:۔ الدخول فی شیءٍ:۔ یعنی کسی چیز میں داخل ہونے کا معنی دینا خواہ وہ چیز زمان ہو یا مکان۔ جیسے:۔ اَعْرَقَ (وہ عراق میں داخل ہوا) اَصْبَحَ (وہ صبح میں داخل ہوا)

4:۔ اَلسَّلْبُ وَالْاِزَالَۃُ:۔ یعنی کسی چیز کو ختم کر دینا یا ہٹانا جیسے:۔ اَقْذَیْتُ عَیْنَ فُلَانٍ (میں نے فلاں کی آنکھ سے گندگی ہٹائی یا ختم کر دی)

5:۔ مُصَادَفَۃُ الشَّیْءِ عَلٰی صِفَۃٍ:۔ یعنی کسی چیز کو کسی چیز کیساتھ متصف پانا جیسے:۔ اَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا)

6:۔ اِسْتِحْقَاق:۔ یعنی کسی چیز کو کسی چیز کیلئے لائق پانا۔ جیسے:۔ اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے لائق ہوئی)

7:۔ تَعْرِیْض:۔ یعنی کسی چیز کو پیش کرنا۔ جیسے:۔ اَرْهَنْتُ الْمَتَاعَ (میں نے سامان گروی کیلئے پیش کیا)۔

8:۔ اَنْ یَکُوْنَ بِمَعْنٰی اِسْتَفْعَلَ:۔ یعنی کہ باب استفعال کے معنی میں ہونا۔ جیسے:۔ اَعْظَمْتُہٗ (میں نے اسکو بڑا سمجھا)

9:۔ اَنْ یَکُوْنَ مُطَاوِعًا:۔ یعنی باب تفعیل کا اثر قبول کرنا جیسے:۔ بَشَّرْتُہٗ فَاَبْشَرَ (میں نے اسے خوشخبری دی تو وہ خوش ہو گیا)

10:۔ اَلتَّمْکِیْن:۔ یعنی قدرت دینا جیسے:۔ اَحْفَرْتُہُ النَّهْرَ (میں نے اسے نہر کھودنے کی قدرت دی)

نوٹ:۔ کبھی مہموز سے باب افعال اسکے اصل کی طرح آتا ہے۔ جیسے:۔ سرای

سے اَشْرَی اور کبھی اصل کے بغیر (علاوہ) آتا ہے جب اسکی اصل مسموع نہ ہو جیسے:
نَازَ سے اَفْلَحَ۔ نیز

فعل متعدی کا ہمزہ کے بغیر اور فعل لازم کا ہمزہ کیساتھ آنا شاذ ہے جیسے:-
نَسَلْتُ رِیْشَ الطَّائِرِ۔ اَنْسَلَ الرِّیْشُ وغیرہ۔

س:- باب مفاعلۃ کن معانی کیلئے آتا ہے مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- باب مفاعلۃ (دو معانوں) کثرت کیساتھ استعمال ہوتا ہے۔

1:- اِشْتِرَاکْ :- یعنی دو یا اس سے زیادہ افراد کا کسی کام کو مل کر کرنا۔ ایسی صورت میں پہلے اسم کو فاعل اور دوسرے کو مفعول قرار دیں گے۔ جبکہ اس وزن پر آنے کے بعد فعل لازم متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے:- مَاشَیْتُهٗ اصل میں مَشَیْتُ اور مَشَی تھا۔ نیز اس باب میں غلبہ کا معنیٰ بھی پایا جاتا ہے۔ جب یہ باب نَصَرَ سے ہو اور مثال واوی اجوف یائی اور ناقص یائی نہ ہو اور اگر باب ضَرَبَ سے ہو۔ مذکورہ تینوں اقسام کے الفاظ غلبہ کے معنیٰ میں اسی باب سے استعمال ہو سکتے ہیں۔ نیز غلبہ کا معنیٰ دینے کی صورت میں یہ دونوں ابواب متعدی ہونگے۔ اگرچہ اصل وضع کے اعتبار سے لازم ہی ہو۔

2:- مُوَالَاۃ :- یعنی کسی کام کو پے در پے کرنا۔ اس معنیٰ کے اعتبار سے یہ باب کبھی افعال کبھی تفعیل اور فَعَلَ (فعل لازم) کے معنیٰ میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ جیسے:- تَابَعْتُ بمعنیٰ اَتْبَعْتُ، ضَاعَفْتُ بمعنیٰ ضَعَّفْتُهٗ۔ دَافَعَ بمعنیٰ دَفَعَ نیز

باب مفاعلۃ کے ذریعے کبھی غیر فعل کو فعل کے مرتبہ میں اتارا جاتا ہے۔ جیسے:-
یُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ والی آیت میں اللہ پاک کے انکی پکڑ فرمانے کو بھی مُخَادَعَۃ قرار دیا گیا۔

سُوال:- باب تفعیل کن معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- باب تفعیل (18 آٹھ) معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ان میں سے دو معنیٰ باب

افعال والے ہیں۔ جبکہ بقیہ چھ معنی اس سے علیحدہ ہیں۔

1:- التَّعْدِيَةُ:- یعنی متعدی ہونا۔ جیسے:- قَوَّمْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو کھڑا کیا)

2:- اَلْاِزَالَةُ:- یعنی ختم کرنا/مٹانا جیسے:- جَرَّبْتُ الْبَعِيْرَ (میں نے اونٹ کی خارش ختم کی)

3:- التَّكْثِيْرُ فِي الْفِعْلِ:- فعل، فاعل یا مفعول میں کثرت کا معنی ہونا۔ جیسے:- طَوَّفَ، غَلَّقْتُ الْاَبْوَابَ
قَسَّرْتُ الْفَاكِهَةَ

4:- صَيْرُوْرَةُ شَيْءٍ بِشِبْهِ شَيْءٍ:- یعنی ایک چیز کا دوسری چیز کے مشابہ ہونا۔ جیسے:- حَجَّرَ الطِّيْنُ
(مٹی پتھر کی طرح ہو گئی)

5:- نِسْبَةُ الشَّيْءِ اِلٰى اَصْلِ الْفِعْلِ:- یعنی کسی چیز کی نسبت اصل فعل کی طرف کرنا۔ جیسے:-
فَسَّقْتُ زَيْدًا (میں نے زید کی طرف فسق کی نسبت کی)

6:- التَّوَجُّهُ اِلَى الشَّيْءِ:- کسی چیز کی طرف چہرہ کرنا جیسے:- شَرَّقْتُ (میں نے مشرق کی طرف چہرہ کیا)

7:- اِخْتِصَارُ حِكَايَةِ الشَّيْءِ:- یعنی کسی چیز کو مختصر بیان کرنا۔ جیسے:- هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا)

8:- قَبُوْلُ الشَّيْءِ:- یعنی کسی چیز کو قبول کرنا جیسے:- شَفَّعْتُ زَيْدًا (میں نے زید کی سفارش قبول کی)

نوٹ:- کبھی یہ باب اپنے معنی کے علاوہ باب تَفَعُّلْ کا معنی بھی دیتا ہے۔ جیسے:- فَكَّرَ بمعنی تَفَكَّرَ۔ اصل سے مراد ثلاثی مجرد ہے۔ اسی طرح کبھی یہ اپنا اصلی معنی نہیں دیتا ہے اس کا ثلاثی مجرد نہ آنے کی وجہ سے جیسے:- عَجَّزَتِ الْمَرْاَةُ بمعنی بَلَغَتِ السِّنَّ الْعَالِيَةَ

س:- باب اِنْفِعَالْ کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- یہ ایک ہی معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے مُطَاوَعَةُ یعنی اثر کو قبول کرنا۔

نوٹ:- یہ فعل لازم ہی آتا ہے۔ ان افعال سے جو علاج (محسوس کرنے والے) ہوں۔ یہ ثلاثی مجرد افعال کے اثر کو کثرت کیساتھ قبول کرتا ہے۔ جیسے:- كَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ جبکہ ثلاثی مجرد کے علاوہ کے اثر کو قلیل (بہت تھوڑا) قبول کرتا ہے۔ جیسے:- عَدَلْتُهُ فَانْعَدَلَ

نوٹ:- عَلَّمْتُهٗ فَانْعَلَمَ جیسا مثال درست نہیں غیر ملاحی ہونے کے سبب۔

سوال:- باب افتعال کن معنی میں استعمال ہوتا ہے مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- باب افتعال کے چھ (6) مشہور معنی ہیں۔

1:- اِتِّخَاذٌ:- یعنی کسی چیز کو بنانا۔ جیسے:- اِخْتَتَمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی بنائی)

2:- اَلْاِجْتِهَادُ وَالطَّلَبُ:- یعنی کسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش، محنت کرنا
جیسے:- اِکْتَسَبَ (اس نے روزی تلاش کی)

3:- اَلتَّشَارُكُ:- یعنی کسی کام کو مشترک کرنا جیسے:- اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے آپس میں جھگڑا کیا)

4:- اَلْاِظْهَارُ:- یعنی ظاہر کرنا جیسے:- اِعْتَذَرَ (اس نے عذر ظاہر کیا)

5:- اَلْمُبَالَغَةُ فِيْ مَعْنَى الْفِعْلِ:- یعنی فعل کے معنی میں کثرت کرنا جیسے:- اِقْتَدَرَ (وہ زیادہ قدرت والا ہوا)

6:- مُطَاوَعَةُ الثُّلَاثِيِّ كَثِيْرًا:- یعنی ثلاثی مجرد فعل کے اثر کو کثرت سے قبول کرنا
جیسے:- جَمَعْتُهٗ فَاجْتَمَعَ۔

نوٹ:- کبھی یہ باب تفعیل کے اثر کو بھی قبول کرتا ہے۔ جیسے:- قَرَّبْتُهٗ فَاقْتَرَبَ (میں نے اسے قریب کیا تو وہ قریب ہوگیا۔) اور کبھی مہموز "ثلاثی افعال" کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ جیسے:- وَاَنْصَفْتُهٗ فَانْتَصَفَ اور کبھی ثلاثی مجرد کا معنی دیتا ہے اسکی اصل (ثلاثی مجرد) نہ آنے کی وجہ سے جیسے:- اِرْتَجَلَ الْخُطْبَةَ

سوال 8:- باب افعلال کن معنوں کیلئے استعمال ہوتا ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب:- یہ غالبا ایک (1) ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ رنگ وعیب کی پختگی کا معنی اور یہ ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:- اِحْمَرَّ، اِسْوَدَّ

سوال:- باب تَفَعُّل کن معنی میں استعمال ہوتا ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- باب تَفَعُّل (پانچ) معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

1:- مُطَاوَعَۃ فَعَّلَ:- باب تفعیل کا اثر قبول کرنا۔ جیسے:- کَسَّرْتُہٗ فَتَکَسَّرَ

2:- الْاِتِّخَاذُ:- یعنی کسی چیز کو بنانا جیسے:- تَوَسَّدَ ثَوْبَہٗ

3:- التَّکَلُّفُ:- یعنی بتکلف کسی کام کو کرنا جیسے:- تَصَبَّرَ (اس نے بتکلف صبر کیا)

4:- التَّجَنُّبُ:- یعنی دور ہونا (بچنا) جیسے:- تَحَرَّجَ (وہ حرج سے دور ہوا)

5:- التَّدْرِیْجُ:- یعنی کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے:- تَجَرَّعْتُ الْمَاءَ (میں نے آہستہ آہستہ پانی پیا)۔

نوٹ:- کبھی اس باب کا ثلاثی مجرد نہیں آتا ہے۔ جیسے:- تَکَلَّمَ، تَصَدَّیَ

سوال:- باب تَفَاعُلٌ کن معنی میں استعمال ہوتا ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- باب تَفَاعُلٌ (چار (۶)) معانوں میں استعمال ہوتا ہے۔

1:- التَّشْرِیْکُ:- یعنی دو یا اس سے زیادہ افراد کا کسی کام میں شریک ہونا۔ ایسی صورت میں دونوں افراد لفظاً فاعل اور معنیً مفعول ہونگے۔ بخلاف باب مفاعلۃ کے۔

نوٹ:- مذکورہ معنی کی وجہ سے باب مفاعلہ کا لفظ مذکورہ باب سے آئے تو متعدی بدو مفعول ہونے کی صورت میں متعدی بیک مفعول ہو گا۔ اور اگر متعدی بیک مفعول ہو تو فعل لازم ہو کر استعمال ہوگا جیسے:- تَجَاذَبَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو ثَوْبًا، تَخَاصَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔

2:- التَّظَاهُرُ بِالْفِعْلِ دُوْنَ حَقِیْقَتِہٖ:- جیسے:- تَنَاوَمَ (اس نے سونے کی ایکٹنگ کی)

3:- حُصُوْلُ الشَّیْءِ تَدْرِیْجًا:- یعنی کسی کام کا آہستہ آہستہ ہونا۔ جیسے:- تَزَایَدَ النِّیْلُ (یعنی نیل آہستہ آہستہ زیادہ ہوا)

۶:- مُطَاوَعَةُ فَاعَلَ :- بابِ مُفَاعَلَة کے اثر کو قبول کرنا۔ جیسے:- بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ (میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہو گیا)۔

سوال:- باب اِسْتِفْعَال کتنے معنی میں استعمال ہوتا ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:- بابِ اِسْتِفْعَال (چھ 6) معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

1:- اَلطَّلَبُ حَقِیْقَةً اَوْ مَجَازًا :- کسی چیز کو حقیقت میں طلب کرنا۔ جیسے:- اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰہَ یا مجازی طور پر۔ جیسے:- اِسْتَخْرَجْتُ الذَّهَبَ

2:- اَلصَّیْرُوْرَةُ حَقِیْقَةً :- یعنی کسی چیز کا حقیقت میں ہونا۔ جیسے:- اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) یا مجازی طور پر۔ جیسے:- اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا یَسْتَنْسِرُ۔ (ہماری زمین میں مکھی بھی طاقتور بن جاتی ہے)۔

3:- اِعْتِقَادُ صِفَةِ الشَّیْءِ :- یعنی کسی چیز کی صفت (اچھائی یا برائی) کا عقیدہ رکھنا۔ جیسے:- اِسْتَحْسَنْتُ

۴:- اِخْتِصَارُ حِكَایَةِ الشَّیْءِ :- یعنی کسی چیز کو مختصر بیان کرنا۔ جیسے:- اِسْتَرْجَعَ یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

5:- اَلْقُوَّةُ :- یعنی کسی چیز میں پختگی کا معنی ہو۔ جیسے:- اِسْتَكْبَرَ (اسکی بڑائی قوی ہوئی)

6:- اَلْمُصَادَفَةُ :- یعنی کسی چیز کو کسی چیز کیساتھ متصف کرنا۔ جیسے اِسْتَبْخَلْتُهُ (میں نے اسے بخل سے پایا)

نوٹ:- بعض اوقات یہ اِفْعَال کا اثر قبول کرنے کا معنی بھی دیتا ہے۔ جیسے:- اَحْكَمْتُهُ فَاسْتَحْكَمَ نیز اسکے علاوہ ثلاثی مزید فیہ کے صیغے مصدری معنی کی پختگی پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے:- اِخْشَوْشَبَ الْمَكَانُ (مکان زیادہ گھاس والا ہوا) اِحْمَارَّ (وہ زیادہ سرخ رنگ والا ہوا)۔

(اَلتَّقْسِیْمُ الرَّابِعُ لِلْفِعْلِ بِحَسَبِ الْجُمُوْدِ وَالتَّصَرُّفِ)

جامد اور متصرف ہونے کے اعتبار سے فعل کی (دو 2) اقسام ہیں۔ 1:- فعل جامد

2:- فعل متصرف

سوال:- انکی تعریف واقسام مع امثلہ بیان کریں؟

جواب:- فعل جامد:- وہ فعل جسکی ایک ہی صورت (شکل) ہو اسکی دو اقسام ہیں۔

1:- وہ فعل جامد جو فعل ماضی کی صورت میں ہو جیسے:- افعال ناقصہ میں لَیْسَ، افعال مقاربہ میں کَرُبَ، افعال رجاء میں عَسٰی، حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ افعال شروع میں سے اَخَذَ، طَفِقَ، جَعَلَ، عَلِقَ افعال مدح وذم میں سے نِعْمَ، حَبَّذَا، بِئْسَ، سَاءَ بعض علماء کے مطابق خَلَا، عَدَا، حَاشَا بھی اس میں شامل ہیں۔ جبکہ بعض کے نزدیک یہ حروف ہیں۔

2:- وہ فعل جامد جو امر کی صورت میں ہو یہ دو ہی افعال ہیں۔ ھَبْ اور تَعَلَّمْ

فعل متصرف:- وہ فعل جسکی ایک شکل وصورت نہ ہو یا وہ تام التصرف ہوگا یعنی اس سے ماضی، مضارع، امر کے افعال بنیں گے جیسے:- نَصَرَ، خَرَجَ، یا ناقص التصرف ہو یعنی اس سے فقط ماضی و مضارع کے صیغے بنیں گے۔ جیسے:- زَالَ، یَزَالُ، اَوْشَکَ، یُوْشِکُ۔

سوال:- فعل ماضی سے فعل مضارع واسکی تعریف (بنانا) بیان کریں؟

جواب:- مضارع بنانے کیلئے فعل ماضی کے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی ایک حرف لگا کر علامت مضارع کو ضمہ یا فتحہ دیں۔ جیسے:- یَخْرُجُ، یَکْتُبُ پھر اگر وہ فعل ثلاثی مجرد ہو تو فاء کلمہ کو ساکن کر کے عین کلمہ پر لغت کے قاعدہ کے مطابق زبر، زیر یا پیش لگائیں گے۔ جیسے:- یَضْرِبُ، یَنْصُرُ، یَفْتَحُ، اور اگر ثلاثی مزید فیہ ہو اور اسکے شروع میں "تاء" زائدہ بھی ہو تو وہ اپنے حال پر باقی رہے گا۔ جیسے:- یَتَقَبَّلُ، یَتَشَارَکُ اور اگر "تاء" زائدہ نہ ہو تو ماقبل آخر کو کسرہ دیں گے۔ جیسے:- یُعَظِّمُ، یُقَاتِلُ

نیز اگر ماضی میں "ہمزہ" ہو تو حذف ہوگا۔ جیسے:- یُکْرِمُ، یَسْتَخْرِجُ امر بنانے کیلئے مضارع کے شروع سے حرفِ مضارع حذف کریں گے۔ جیسے:- عَلِّمْ، تَعَلَّمْ اور اگر پہلا حرف ساکن ہو تو محذوف حرف کی جگہ ہمزہ کا اضافہ کریں گے۔

جیسے:- اُنْصُرْ، اَکْرِمْ، اِسْتَغْفِرْ،

(التقسیم الخامس للفعل من حیث التعدی واللزوم)

سوال:- فعل متعدی و لازم کی تعریف، اقسام، مع امثلہ بیان کریں؟

جواب:- **متعدی**:- وہ فعل جو فاعل سے مفعول بہ کی طرف تجاوز کر جائے اسکو متجاوز فعل بھی کہتے ہیں۔ اسکی دو علامات ہیں۔

i:- اس کے آخر میں غائب کی ضمیر آتی ہے۔ جو مصدر کے اسم کے علاوہ کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے:- زَیْدٌ ضَرَبَهُ عَمْرٌو۔

ii:- اس سے اسم مفعول کا صیغہ تام بنتا ہے۔ یعنی حرف جر اور ظرف کا کوئی لفظ اس کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا۔ جیسے:- مَضْرُوْبٌ

فعل متعدی کی تین اقسام ہیں۔

i:- جو متعدی بیک مفعول ہو۔ جیسے:- حَفِظَ مُحَمَّدٌ الدَّرْسَ

ii:- جو متعدی بدو مفعول ہو۔ اسکی اصل مبتداء و خبر ہوگی۔ جیسے:- ظَنَنْتُ کی طرح افعال ناقصہ، یا مبتداء خبر نہیں ہوگی۔ جیسے:- اَعْطٰی وغیرہ

iii:- جو متعدی بسہ مفعول ہو جیسے:- اَعْلَمَ، اَرٰی۔

لازم:- وہ فعل جو فاعل سے مفعول بہ کی طرف متعدی نہ ہو جیسے:- قَعَدَ مُحَمَّدٌ

سوال:- فعل لازم کو متعدی بنانے کے اسباب لکھیں؟

جواب:- اسکے اصل کے اعتبار سے آٹھ اسباب ہیں۔

CamScanner

1:- فعل کے شروع میں ہمزہ لگانا۔ جیسے:- اَكْرَمَ زَيْدٌ عَمْرًوا (افعال)۔

2:- عین کلمہ کو مشدد بنانا۔ جیسے:- فَرَّحْتُ زَيْدًا (تفعیل)۔

3:- فاء کلمہ کے بعد الف کا اضافہ کرنا جیسے:- جَالَسَ زَيْدٌ الْعُلَمَاءَ (مفاعلہ)۔

4:- فعل کے بعد حرف جر کا آنا۔ جیسے:- ذَهَبْتُ بِعَلِيٍّ۔

5:- فعل کے شروع میں ہمزہ، سین، تاء لگانا۔ جیسے:- اِسْتَخْرَجَ زَيْدٌ الْمَالَ۔

6:- تظمین نحوی یعنی فعل لازم کو فعل متعدی کا معنیٰ دینا۔ جیسے:- وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
لَا تَعْزِمُوْا بمعنیٰ لَا تَنْوُوْا ہے۔

7:- وسعت کی وجہ سے شاذونادر حرف جر کو حذف کرنا۔ جیسے:- (تَمُرُّوْنَ کے بعد باء محذوف ہے)
تَمُرُّوْنَ الدِّيَارَ وَلَمْ تَعُوْجُوْا كَلَامُكُمْ عَلَيَّ إِذَنْ حَرَامٌ۔

نوٹ:- حرف جر زیادہ تر اَنَّ اور اَنْ کیساتھ حذف ہوتا ہے۔ جیسے:- شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ۔ (اَنَّ کے بعد مِنْ محذوف) اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاءَكُمْ (اَنْ کے بعد علیٰ محذوف)

8:- فعل لازم کو غلبہ کے معنیٰ کیلئے باب نَصَرَ کی طرف پھیرنا۔ جیسے:- قَاعَدَنِیْ فَقَعَدْتُهٗ
فَاَنَا اَقْعُدُهٗ

قاعدہ:- فعل کا متعدی ہونا سماعی امر ہے۔ لہٰذا جس فعل کو حروف کیساتھ متعدی کیا
اسکے غیر کیساتھ اسکو متعدی بنانا جائز نہیں۔ بعض علماء نے ہمزہ
ذریعے فعل لازم کے متعدی ہونے کو قیاسی قرار دیا ہے۔

سوال3:- فعل متعدی کو لازم بنانے کے اسباب لکھیں؟

جواب:- اصل میں اسکے پانچ اسباب ہیں۔

1:- تظمین:- یعنی فعل متعدی کا لازم کا معنیٰ دینا جیسے:- فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ
يُخَالِفُوْنَ يَخْرُجُ کے معنیٰ میں ہے۔

CamScanner

2:- فعل متعدی کو فَعُلَ کے وزن کی طرف پھیرنا تعجب و مبالغہ کیلئے۔ جیسے:-
ضَرُبَ زَیْدٌ

3:- فعل متعدی کو ایسا اثر قبول کرنے والا بنانا۔ جیسے:- کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ

4:- عامل کا مؤخر ہونے کی وجہ سے کمزور و ضعیف ہونا۔ جیسے:- اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ

5:- ضرورت شعری کے سبب۔ جیسے:-

تَبَلَّتْ فُؤَادَکَ فِی الْمَنَامِ خَرِیْدَۃٌ   تَسْقِی الضَّجِیْعَ بِبَارِدٍ بَسَّامِ (أَیْ تَسْقِیْہِ رِیْقًا بَارِدًا)

(التَّقْسِیْمُ السَّادِسُ لِلْفِعْلِ مِنْ حَیْثُ بِنَاءُہٗ لِلْفَاعِلِ أَوِ الْمَفْعُوْلِ)

مدنی پھول:- مبنی لِلْفَاعِلْ سے مراد وہ فعل ہے جس کیساتھ اسکا فاعل مذکور ہو اسے معلوم بھی کہتے ہیں۔ جیسے:- حَفِظَ زَیْدٌ الدَّرْسَ جبکہ مبنی لِلْمَفْعُوْلْ سے مراد وہ فعل ہے جسکا فاعل محذوف ہو اور کوئی دوسرا (مفعول) اسکے قائم مقام بنایا گیا ہو۔ جیسے:- حُفِظَ الدَّرْسُ، اسکو فعل مجہول بھی کہتے ہیں۔

سوال:- فعل ماضی مجہول بنانے کے طریقے (مع امثلہ) بیان کریں۔

جواب:- 1:- جس فعل کے شروع میں ہمزہ زائدہ اور تاء زائدہ نہ ہو اور اسکا عین کلمہ بھی "الف" نہ ہو۔ تو اسکے شروع میں ضمہ، اور ماقبل آخر کو کسرہ دیں گے اگرچہ کسرہ تقدیرًا ہو۔ جیسے:- ضُرِبَ عَلِیٌّ، رُدَّ الْجَیْشُ۔

2:- اگر فعل کے شروع میں تاء زائدہ ہو تو پہلے حرف کی طرح دوسرے کو بھی "ضمہ" دیں گے۔ جیسے:- تُعُلِّمَ الْحِسَابُ، تُقُوْتِلَ مَعَ زَیْدٍ اور اگر شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو فعل کے پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ دیں گے۔ جیسے:- اُنْطُلِقَ بِزَیْدٍ، اُسْتُخْرِجَ الْمَعْدِنُ۔

3:- اگر فعل کا عین کلمہ "الف" ہو تو "یاء" سے بدل کر شروع میں خالص کسرہ

دیں گے۔ یا کسرہ کو ضمہ کی خوشبو دیں گے (یعنی اشمام کریں گے) جیسے: بَاعَ سے
بِیعَ، اِختَارَ سے اُختِیرَ۔ بعض علماء کے نزدیک ضمہ کو باقی رکھ کر الف کو واؤ
سے بدلیں گے۔ جیسے: بَاعَ سے بُوعَ

1:۔ لَیتَ وَھَل یَنفَعُ شَیئًا لَیتُ لَیتَ شَبَابًا بُوعَ فَاشتُرِیتُ
2:۔ حُوکَت عَلٰی نِیرَینِ اِذ تُحَاکُ تَختَبِطُ الشَّوکَ وَلَا تُشَاکُ

نوٹ:۔ مذکورہ دو اشعار میں حُوکَت اور بُوعَ افعال کو خالص کسرہ (کسرہ مع الاشمام) اور خالص "ضمہ" کیساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ اور یہ بنی فقعس اور بنی دُبَیر قبیلے کی طرف منسوب لغت ہے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک مجہول بُوعَ والا قاعدہ باب افتعال اور انفعال میں ممنوع ہے۔

نوٹ:۔ مذکورہ دونوں قاعدے التباس (اشتباہ) نہ ہونے کی صورت میں تھے۔ اگر التباس کا اندیشہ ہو تو اجوف واوی باب نَصَرَ سے آنے والے لفظ کے شروع میں کسرہ دیں گے۔ جیسے: سِمتُ اور ضمہ نہیں دیں گے۔ کیونکہ شبہ ہوگا کہ سَامَ فعل کا فاعل متکلم خود ہے۔ حالانکہ فاعل اسکا غیر ہے۔ نیز اجوف یائی اور اجوف واوی باب سَمِعَ سے آنے والے لفظ کو ضمہ دیں گے۔ جیسے: خُفتُ، بُعتُ اور کسرہ نہیں دیں گے کیونکہ شبہ ہوگا کہ فعل کا فاعل متکلم خود ہے۔ حالانکہ فاعل غیر ہے۔

نوٹ:۔ فاعل خود ہے یا غیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ فعل معروف ہوگا یا مجہول۔

6:۔ جمہور کے نزدیک مضاعف ثلاثی کی ماضی مجہول کے شروع میں ضمہ دینا واجب ہے۔ جیسے: شُدَّ، مُدَّ جبکہ کوفیوں کے نزدیک کسرہ بھی جائز ہے۔ اور یہ "بنی ضبّہ" کی لغت ہے جیسے: آیت ھٰذِہٖ بِضَاعَتُنَا رِدَّت اِلَینَا پڑھنا بھی جائز ہے
آیت "وَلَو رُدُّوا لَعَادُوا" مذکورہ صورت میں عین کلمہ کی حرکت فاء کلمہ کی طرف

نقل کیا گیا ہے۔ اسکی اپنی حرکت ختم کرنے کے بعد جبکہ ابن مالک کے نزدیک مضاعف میں بھی اشمام جائز ہے جیسا:- وَمَا لِبَاعَ قَدْ يُرَى لِنَحْوِ حَبّ

سوال:- فعل مضارع مجہول بنانے کے طریقے بیان کریں؟

جواب:- 1:- فعل مضارع کے شروع میں "ضمہ" اور ماقبل آخر کو "فتحہ" دینے سے مجہول بنتا ہے۔ اگرچہ "فتحہ تقدیری" ہو جیسے:- يُضْرَبُ، يُسْرَدُ

2:- فعل مضارع کا ماقبل آخر حرف مدہ ہو تو مجہول میں "الف" سے تبدیل ہوگا جیسے:- يُبَاعُ، يُقَامُ

3:- لازم فعل سے مجہول نہیں بنتا مگر تین طریقوں سے 1:- اسکے ساتھ ظرف کا صیغہ ہو۔ جیسے:- سِيْرَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ 2:- خاص متصرف مصدر کیساتھ جیسے:- جُلِسَ جُلُوْسٌ حَسَنٌ

3:- ایسے مجرور اسم کیساتھ جو کسی خاص حرف جار کیساتھ مخصوص نہ ہو جیسے:- فُرِحَ بِقُدُوْمِ مُحَمَّدٍ اور اگر مجرور اسم کا حرف جار خاص ہو یعنی ایک ہی حالت میں استعمال ہوتا ہو تو اسکے ساتھ بھی فعل مجہول نہیں بنے گا۔ جیسے:- عِنْدَ، إِذَا، سُبْحَانَ، مَعَاذًا وغیرہ۔

تنبیہ 1:- کلام عرب میں بعض ایسے افعال بھی ہیں۔ جو استعمال ہی مجہول ہوتے ہیں۔

1:- عُنِيَ فُلَانٌ 2:- زُهِيَ عَلَيْنَا 3:- فُلِجَ 4:- حُمَّ 5:- سُلَّ 6:- جُنَّ 7:- قُتِلَهُ 8:- غُمَّ الْهِلَالُ

9:- أُغْمِيَ عَلَيْهِ 10:- شُدِهَ 11:- اُنْتُقِعَ یا اُنْتُقِعَ

مذکورہ افعال فعل لازم ہونے کی صورت میں مجہول ہی استعمال ہونگے اور ان افعال سے صفت مشبہ کا صیغہ مفعول کے وزن پر آئیگا۔ صرفیوں نے ان افعال اور انکے صفت مشبہ کے اوزان سب کا لحاظ رکھا ہے۔ نیز ان افعال کے بعد آنے والا مرفوع اسم انکا فاعل ہوگا نہ کہ نائب الفاعل کیونکہ نائب الفاعل مفعول بنتا ہے۔ جبکہ مذکورہ

افعال فعل لازم ہیں اور انکے مفعول نہیں آتے۔

تنبیہ 2:- نیز بعض افعال ایسے بھی ہیں۔ کلام عرب میں جن کا مجہول ہو کر استعمال ہونا فصیح ہے۔ جبکہ معروف استعمال شاذ و نادر ہے۔ اور انکا فاعل و نائب الفاعل بنیاد کو دیکھ کر بنایا جاتا ہے۔ (یعنی معروف کا فاعل، مجہول کا نائب الفاعل)

1:- بُهِتَ، بَهِتَ، كَرُمَ، اور فَرِحَ 2:- هُزِلَ، هَزَلَ 3:- نُخِيَ، نَخَا

4:- زُكِمَ، زَكَمَ 5:- وُبِكَ، وَعَكَ 6:- طُلَّ، طَلَّ 7:- رُقِصَ، رَقَصَ

8:- نُتِجَ، نَتَجَ۔ اہل لغت کے نزدیک ان ابواب کا تعلق باب عُنِيَ سے ہے۔

نوٹ:- مذکورہ بحث کا تعلق علم صرف سے زیادہ علم لغت سے ہے۔

(اَلتَّقْسِيْمُ الثَّانِيْ لِلْفِعْلِ مِنْ حَيْثُ مُؤَكَّدًا اَوْ غَيْرُ مُؤَكَّدًا)

سوال:- فعل مؤکد اور غیر مؤکد کسے کہتے ہیں؟

جواب:- مُؤَكَّدٌ:- وہ فعل جسکے آخر میں نون ثقیلہ یا خفیفہ آئے۔ جیسے:- لَيَضْرِبَنَّ

غیر مؤکد:- وہ فعل جسکے آخر میں نون ثقیلہ یا خفیفہ نہ ہو۔ جیسے:- يَسْجُنُ

سوال:- فعل ماضی و امر کی تاکید کا حکم لکھیں؟

جواب:- فعل ماضی مطلقاً غیر مؤکد ہوتا ہے۔ جبکہ فعل امر کی تاکید مطلقاً جائز ہے۔

جیسے:- اُكْتُبَنَّ، اِجْتَهِدُنْ۔

اعتراض:- ماضی میں بھی تو نون ثقیلہ آسکتا ہے۔ جیسے:- شعر ہے

دَامَنَّ سَعْدُكِ لَوْ رَحِمْتِ مُتَيَّمًا لَوْلَاكِ لَمْ يَكُ لِلصَّبَابَةِ جَانِحًا

جواب اعتراض:- مذکورہ شعر میں ضرورت شعری کی وجہ سے نون ثقیلہ شاذ طور پر آیا ہے۔

جیسا کہ کبھی اسم کے آخر میں بھی آتا ہے۔ جیسے:- أَقَائِلُنَّ أَحْضِرُوا الشُّهُودَا۔

سوال:- فعل مضارع کی مؤکد ہونے کی صورتیں بالتفصیل تحریر کریں؟

جواب :- اسکی "6" صورتیں ہیں۔

1:- واجب ii:- واجب کے قریب iii:- کثیر iv:- قلیل v:- اقل vi:- ممتنع

1:- واجب :- جب فعل مضارع جواب قسم میں مثبت مستقبل کا معنی دے ۔ اور (لام) تاکید اور فعل مضارع میں کوئی فاصلہ کرنے والی چیز بھی نہ ہو تو اس پر نون تاکید اور (لام) کا آنا واجب ہے ۔ جیسے :- تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ

2:- واجب کے قریب :- جب فعل مضارع جملہ شرطیہ میں ہو اور اس سے پہلے (اِنْ وما) (اِمَّا) بھی ہو ۔ جیسے :- فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ

اعتراض :- آپکے قاعدے کے مطابق اس جگہ نون تاکید کیوں نہیں آیا۔

يَا صَاحِ اِمَّا تَجِدْنِيْ ذِيْ جِدَّةٍ   فَمَا التَّخَلِّيْ عَنِ الْخُلَّانِ مِنْ شِيَمِيْ

جواب اعتراض :- نثر میں یہ قلیل طور پر ہو جاتا ہے اور ضرورت کی وجہ سے بھی یہ ہوتا ہے۔

3:- کثیر :- فعل مضارع جب ادات طلب (یعنی امر، نہی، دعا، عرض) یا استفہام کے بعد واقع ہو تو اس پر نون تاکید کا آنا کثیر ہے ۔ جیسے :- وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

4:- قلیل :- جب فعل مضارع سے پہلے لا نافیہ یا ما زائدہ ہو اور ما زائدہ سے قبل "اِنْ" شرطیہ بھی نہ ہو تو اس پر نون تاکید کا آنا قلیل ہے جیسے :- وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَيِّدٌ سَرَقَ ابْنُهٗ   وَمِنْ عِضَةٍ مَا يَنْبُتَنَّ شَكِيْرُهَا

نوٹ :- بعض علماء کے نزدیک "رُبَّ" کے بعد آنے والے فعل مضارع پر بھی تاکید آتا ہے جبکہ بعض نے منع فرمایا ہے ۔ کیونکہ "رُبَّ" کے بعد مضارع، ماضی کے معنی میں ہو جاتا ہے۔

5:- اقل :- فعل مضارع "لم" یا ادات جزاء "(یعنی اسم شرط)" کے بعد آئے سوائے اِمَّا کے، فعل

مضارع خواہ شرط ہو یا جزاء تو مضارع کا مؤکد ہونا اقل ہے۔ جیسے:- کسنبہ الجاہل مالم یعلما۔ یشبا علی کرسیہ معمما۔ یعلما اصل میں یعلمن ہے

6۔ ممتنع:- فعل مضارع کا مؤکد بانون تاکید ہونا ممنوع ہے۔ جب اسکے وجوب والی شرائط نہ ہو۔ اور نہ ہی ماقبل کے قلیل و کثیر والی کوئی صورت ہو۔ یعنی مضارع جواب قسم منفی بن رہا ہو۔ اگرچہ حرف نفی مقدر ہو۔ جیسے:- تاللہ تفتؤ تذکر یوسف یا لام تاکید اور فعل مضارع میں فاصلہ ہو جیسے:- لالی اللہ تحشرون۔

(حکم آخر الفعل المؤکد بنون التاکید)

سوال:- فعل مضارع سے نون تاکید ملنے کی صورت میں اسکے احکام لکھیں؟

جواب:- فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید "ثقیلہ" مل جائے تو اسکے درج ذیل احکام ہیں۔

1:- فعل مضارع کی نسبت اسم ظاہر یا واحد مذکر کی ضمیر کی طرف کی جائے تو اسکے آخر میں فتحہ دیں گے۔ اور کوئی چیز حذف نہیں کریں گے۔ خواہ مضارع صحیح ہو یا معتل جیسے:- لینصرن زید لیقضین، لیسعین

2:- فعل مضارع کی نسبت تثنیہ کی ضمیر کی طرف کی گئی ہو تو صرف نون اعرابی کو حذف کریں گے۔ (اور نون ثقیلہ مکسور ہوگا۔ جیسے:- لتنصران۔)

3:- فعل مضارع صحیح کی نسبت واو جمع کی طرف ہو تو نون اعرابی اور واو جمع دونوں کو حذف کریں گے جیسے:- لتنصرن، لتقضن نیز لام کلمہ سے پہلے والے حرف کو ضمہ بھی دیں گے تاکہ محذوف پر دلالت کرے۔ اور اگر عین کلمہ مفتوح ہو تو لام کلمہ حذف کریں گے اور ماقبل کا فتحہ باقی ہوگا۔ جبکہ واو جمع کو ضمہ دیں گے جیسے:- لتخشون، لتسعون۔
(اور اگر ناقص یائی ہو اور عین کلمہ مکسور یا مضموم ہو تو مضارع کا لام کلمہ حذف کر دیں گے۔)

4:- فعل مضارع صحیح کی نسبت "یاء مخاطبہ" (واحد مؤنث حاضر) کی طرف کی جائے تو نون اعرابی اور یاء مخاطبہ دونوں کو حذف کریں گے جیسے:- لتنصرن اور اگر مضارع ناقص ہو اور عین

کلمہ بھی مفتوح ہو تو یاء مخاطبہ مکسور باقی رہے گا۔ اور اسکا ما قبل بھی مفتوح ہوگا۔ جیسے:۔ لَتَسْعَيِنَّ، لَتَخْشَيِنَّ۔

ک:۔ اگر فعل مضارع کی نسبت اناث (ضمیری) کی طرف ہو تو نون ضمیری اور نون ثقیلہ کے درمیان "الف" کا اضافہ کریں گے۔ اور نون ثقیلہ کو کسرہ دیں گے۔ جیسے: لَتَنْصُرْنَانِّ، لَتَرْمِيْنَانِّ

مدنی پھول:۔ مذکورہ تمام احکام میں فعل امر، فعل مضارع کی مثل ہے۔ جیسے:۔ اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبُنَّ، اِضْرِبْنَانِّ وغیرہ۔

س:۔ فعل مضارع مؤکد بانون خفیفہ کے احکام لکھیں؟

جواب:۔ اسکے درج ذیل "4 چار" خاص احکام ہیں۔

1۔ اول:۔ نون خفیفہ اس الف کے بعد نہیں آتا جو نون تانیث اور نون خفیفہ کے درمیان میں ہو۔ جیسے:۔ اِجْتَنِبْنَانْ کا لفظ درست نہیں۔

2:۔ ثانی:۔ نون خفیفہ تانیث کے الف کے بعد نہیں آتا ہے۔ جیسے:۔ لَا تَقْرَبَانْ

نوٹ:۔ "فارسی صرفی" کے نزدیک مذکورہ دونوں صورتوں میں نون خفیفہ کا آنا جائز ہے۔ "دلیل:۔ وَمَحْيَايْ الف کے بعد ساکن آیا ہوا ہے"۔

ثالث:۔ نون خفیفہ سے ساکن حرف متصل ہو تو یہ محذوف ہوگا۔ جیسے:۔ وَلَا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ عَلَّكَ اَنْ، تَرْكَعَ يَوْمًا وَالدَّهْرُ قَدْ رَفَعَهُ، (یعنی لَا تُهِيْنَنْ)

4:۔ رابع:۔ نون خفیفہ کو تنوین کے حکم میں بھی لایا جاتا ہے۔ جب فتحہ کے بعد آئے تو الف سے تبدیل ہوگا۔ جیسے:۔ وَلَيَكُوْنًا، لَنَسْفَعًا اور اگر ضمہ یا کسرہ کے بعد واقع ہو تو محذوف ہوگا۔

نوٹ:۔ نون خفیفہ کی وجہ سے محذوف حرف واپس آجاتا ہے جیسے:۔ اِضْرِبَنْ، اِضْرِبُنْ سے اِضْرِبُوْنَ سے اِضْرِبُنْ۔ اور اگر نون خفیفہ پر وقف کیا جائے

تو یہ محذوف کیا جائیگا تنوین سے مشابہت کی وجہ سے اور اجتماع ساکنین ختم ہونے کی وجہ سے "واؤ اور یاء" واپس آ جائیگا۔ جیسے: اِضْرِبُوا، اِضْرِبِي

(تتمة)

(في حكم الأفعال عند اسنادها الى الضمائر ونحوها)

افعال کی نسبت ضمائر وغیرہ کی طرف کیے جانے کے درج ذیل قواعد ہیں۔

1: قاعدہ:- فعل صحیح سالم جب ضمیر سے متصل ہو تو ان کے بیچ میں کوئی فاصلہ کرنے والی چیز نہیں آتی۔ جیسے: كَتَبْتُ، كَتَبْتَ وغیرہ۔

2: قاعدہ:- مہموز افعال بھی صحیح سالم افعال کی طرح ہیں۔ مگر "أَكَلَ اور أَخَذَ" کے فعل امر میں شروع والے ہمزہ کو مطلقاً حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے:- كُلْ، خُذْ اسی طرح أَمَرَ اور سَأَلَ کے ہمزہ کو بھی حذف کیا جاتا ہے۔ مگر اسکا حذف اور باقی رکھنا دونوں کے جواز ہیں۔ جیسے: سَلْ، اِسْأَلْ دونوں جائز ہیں۔

اسی طرح رَأَى فعل کے عین کلمہ ہمزہ کو مضارع و امر میں حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے: "يَرَى اور رَهْ" مضارع میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد اجتماع ساکنین کے سبب محذوف ہوگا۔

3: قاعدہ:- آرَى (افعال) باب کے تمام گردانوں میں ہمزہ حذف کیا جائیگا۔ جیسے:- آرَى، يُرِي، أَرِهْ۔ اور اگر کسی کلمہ کے شروع میں "2 دو" ہمزہ ہو۔ اور دوسرا ساکن ہو تو اسے ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے بدلیں گے۔

4: قاعدہ:- ثلاثی مجرد و مزید فیہ مضاعف کے الفاظ سے ماضی بنا ہو تو ادغام واجب ہے۔ جیسے:- مَدَّ، اِسْتَمَدَّ، بشرطیکہ ضمیر مرفوع متحرک سے متصل نہ ہو اگر ضمیر متصل ہو تو مجزوم نہ ہونے کی صورت میں ادغام واجب ہے۔ جیسے:- يَمُدُّ، يَسْتَمِدُّ، اور اگر مجزوم

ہو تو "دو 2" صورتیں جائز ہیں۔ 1:- ادغام جیسے:- لَمْ یَرُدَّ 2:- فکِّ ادغام جیسے:- لَمْ یَرْدُدْ

اور اگر جزم کے بغیر ساکن ہو تو ادغام واجب ہے جیسے:- لَمْ یَرُدُّوْا۔ نیز اگر نونِ ضمیری

متصل ہو تو بھی "فکِّ ادغام" واجب ہے۔ جیسے:- یَرْدُدْنَ

نوٹ:- فعلِ امر بھی ان تمام احکام میں شریک ہے۔ جیسے:- رُدَّ، اُرْدُدْ، اُرْدُدْنَ

ک:- قاعدہ:- مثال کی دو اقسام ہیں۔ 1:- یائی 2:- واوی

فعل مضارع میں مثال یائی کے "دو 2" لفظ ہیں۔ جن میں لفظاً حذف پایا جاتا ہے۔ جن کو

سیبویہ نے بیان کیا ہے۔ 1:- یَئِسَ، 2:- ایک لغت میں یَئِسَ آیا ہے۔

جبکہ مثال واوی میں مضارع سے فاء کلمہ کو حذف کیا جاتا ہے۔ جب مضارع

مکسور العین ہو۔ وَعَدَ، یَعِدُ، عِدْ، وَزَنَ، یَزِنُ، زِنْ (امر بھی مضارع کو شامل ہے)

نیز اگر مضارع مضموم العین یا مفتوح العین مثال واوی ہو یا یائی دونوں صورتوں میں

فاء کلمہ حذف نہیں ہوگا۔ یَیْنَعُ، یَوْجُہُ، یَوْجَلُ۔

اعتراض:- آپکے قاعدے کے مطابق ان مثالوں سے فاء کلمہ کیوں حذف ہوا

ہے۔ یَدَعُ، یَسَعُ، یَذَرُ، یَضَعُ، یَقَعُ، یَلَعُ، یَلَغُ، یَہَبُ۔

جواب اعتراض:- 1:- مذکورہ تمام ابواب میں "فاء کلمہ" حذف ہونا شاذ ہے۔

2:- بعض علماء فرماتے ہیں کہ شذوذ نہیں بلکہ مذکورہ ابواب اصل میں مضارع مکسور العین

ہیں اسلئے حذف کیا گیا ہے جبکہ "فتحہ" انکو "حرفِ حلقی" کی نسبت سے دیا گیا ہے۔

نوٹ:- یَطَأُ اور یَسَعُ میں "فاء" کلمہ کو حذف کرنا بالاتفاق شاذ ہے۔ کیونکہ انکا

ماضی مکسور العین ہے، جبکہ قاعدہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے

مزنی پھول:- مثال کے مصدر سے "فاء کلمہ" کو حذف کرنا اور اسکو باقی رکھنا دونوں

جائز ہیں۔ اگر فاء کلمہ حذف کیا گیا تو اسکے عوض مصدر کے آخر میں "تاء"

کا اضافہ ہوگا۔ جیسے:۔ وَعْدٌ سے عِدَۃٌ۔ اور کبھی تاء کو شاذ حذف کیا جاتا ہے۔

جیسے:۔ اِنَّ الخلیطَ اَجَدُّوا البَیْنَ فانْجَرَدُوا وَاَخلفوکَ عِدَ الامرِ الذی وَعَدُوا

نوٹ:۔ رِقَۃٌ، جِہَۃٌ، جِمَۃٌ ان تینوں میں واو کو حذف کیا گیا ہے شاذ طور پر کیونکہ
ان میں مصدریۃ نہیں ہے۔

قاعدہ:۔ اجوف کے فعل ماضی میں لام کلمہ متحرک ہو اور عین کلمہ میں تعلیل کی گئی ہو تو عین کلمہ باقی رہے گا حذف نہ ہوگا۔ اور اگر لام کلمہ ساکن ہو۔ جزم کے سبب، مبنی بر سکون ہونے کے سبب یا ضمیر مرفوع متحرک متصل ہونے کے سبب تو ان تینوں صورتوں میں عین کلمہ حذف کیا جائیگا جیسے:۔ لَمْ یَقُلْ، قُلْ، قُلْتُ

نوٹ:۔ محذوف عین کلمہ اگر واو ہو تو اجوف کے شروع میں ضمہ دیں گے تاکہ ضمہ واو کو محذوف پر دلالت کرے۔ جیسے:۔ قُلْتُ اور اگر عین کلمہ یاء محذوف ہو تو اجوف کے شروع میں کسرہ دیں گے تاکہ یاء محذوف پر دلالت کرے جیسے:۔ بِعْتُ بخلاف اس اجوف کے جو ماضی مکسور العین یا مضموم العین ہو کیونکہ ان دونوں میں عین کلمہ کی حرکت فاء کی طرف منتقل کریں گے اصل پر دلالت کرواتے ہوئے جیسے:۔ طُلْتُ، خِفْتُ یہ احکام ثلاثی مجرد کیلئے تھے۔ جبکہ ثلاثی مزید فیہ میں لام کلمہ ساکن اور عین کلمہ تعلیل شدہ ہو تو عین کلمہ حذف ہوگا جیسے:۔ اَقَمْتُ، اِسْتَقَمْتُ اور اگر عین کلمہ تعلیل شدہ نہ ہو تو عین کلمہ بھی حذف نہ ہوگا۔ جیسے:۔ قَاوَمْتُ، تَقَوَّمْتُ،

قاعدہ:۔ ناقص فعل ماضی کے صیغہ کی نسبت واو جمع کی طرف کی جائے تو حرف علت لام کلمہ سے حذف ہوگا۔ اور حرف علت "الف" ہو تو ماقبل مفتوح ہوگا۔ جیسے:۔ سَعَوْا اور اگر واو یا یاء ہو تو اس کا ماقبل مضموم ہوگا۔ جیسے:۔ سَرُوْا، رَضُوْا۔ اور اگر فعل ناقص کی نسبت کسی ضمیر بارز کی طرف کی جائے اور حرف علت تیسری جگہ ہو تو حذف

نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنا اصلی حالت پر باقی رہے گا۔ جبکہ "الف" ہونے کی صورت میں "واو یا یاء" سے تبدیل ہوگا۔ جیسے:- سَرُوْنا، رَضِیْنا، رَمَیْنا۔ نیز اگر تیسری جگہ سے حرف علت تجاوز کر جائے تو مطلقاً یاء سے بدل جائیگا جیسے:- اُعْطِیْتَ، اِسْتَعْطَیْتَ، جبکہ تاء ساکن سے ملنے کی صورت میں لام کلمہ "الف" حذف ہوگا۔ جیسے:- رَمَتْ، اَعْطَتْ اور لام کلمہ "واو یا یاء" حذف نہیں ہوگا۔ جیسے:- رَضِیَتْ، سَرُوَتْ۔

ناقص فعل مضارع کی نسبت واو جمع یا یاء مخاطبہ کی طرف ہو تو لام کلمہ حذف کیا جائیگا اگر محذوف حرف "الف" ہو تو ماقبل حرف مفتوح ہوگا۔ جبکہ "واو یا یاء" ہونے کی صورت میں حرف کی مناسبت سے حرکت دی جائیگی۔ جیسے:- یَسْعَوْنَ، تَسْعَیْنَ، یَغْزُوْنَ، تَرْمِیْنَ اور اگر نون ضمیری کی طرف نسبت ہو تو حرف علت اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ مگر "الف" کو یاء سے بدلا جائیگا۔ جیسے:- یَرْمِیْنَ، یَغْزُوْنَ، یَسْعَیْنَ۔

نیز اگر "الف تثنیہ" کی طرف نسبت کی جائے تو حرف علت اپنی اصل پر باقی رہیگا۔ مگر الف یاء سے بدل جائیگا۔ جیسے:- یَرْمِیَانِ، یَسْعَیَانِ، یَغْزُوَانِ۔

نوٹ:- امر ناقص سے مضارع مجزوم کے احکام میں شریک ہے جیسے:- اُغْزُ، اِرْمِ اُغْزُوْا، اِرْمِیَا، اِرْضَوْا، اِسْعَوْا

7:- قاعدہ ۱۵:- لفیف اگر مفروق ہو تو اسکے "فاء" کلمہ کا حکم مثال کے "فاء" کلمہ کا ہے۔ (یعنی ماضی اور مضارع میں حذف ہوگا) اور اسکے "لام کلمہ" کا حکم ناقص کے "لام کلمہ" کا ہے۔ (یعنی ماضی میں الف سے بدلے گا اور مضارع میں حذف ہوگا) جیسے:- وَقٰی، یَقِیْ، قِهْ نیز!

اگر لفیف مقرون ہو تو ناقص کے حکم میں ہوگا۔ (یعنی مضارع و امر میں محذوف ہوگا)۔ جیسے:- طَوٰی، یَطْوِیْ، اِطْوِ

تیب:- ماضی کے صیغے ضمیر متصل ہونے کے اعتبار سے (تیرہ 13) ہیں۔ "دو 2" متکلم کے جیسے:- نَصَرْتُ، نَصَرْنَا، "چھ 6" غائب کے جیسے:- نَصَرَ، نَصَرَا، نَصَرُوْا، نَصَرَتْ، نَصَرَتَا، نَصَرْنَ "پانچ 5" مخاطب کے جیسے:- نَصَرْتَ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُمْ، نَصَرْتِ، نَصَرْتُنَّ، اسی طرح مضارع کے بھی (3) "تیرہ" صیغے ہیں جیسے یَنْصُرُ، یَنْصُرَانِ، یَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرُ، تَنْصُرَانِ، یَنْصُرْنَ، تَنْصُرُ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرِیْنَ، تَنْصُرْنَ، اَنْصُرُ، نَنْصُرُ، جبکہ امر کے "پانچ 5" صیغے بنتے ہیں۔ جیسے:- اُنْصُرْ، اُنْصُرَا، اُنْصُرُوْا، اُنْصُرِیْ، اُنْصُرْنَ،

(الباب الثانی! فی الکلام علی الاسم

من حیث التجرد والزیادۃ)

سوال:- مجرد اور مزید فیہ اسم کی اقسام بیان کریں؟

جواب:- مجرد اسم کی تین اقسام ہیں۔ 1:- ثلاثی 2:- رباعی 3:- خماسی

1:- ثلاثی:- اس کے دس "10" اوزان بنتے ہیں۔

i:- فَعْلٌ جیسے:- سَهْمٌ ii:- فَعَلٌ جیسے:- قَمَرٌ iii:- فَعِلٌ جیسے:- کَتِفٌ iv:- فَعُلٌ جیسے:- عَضُدٌ v:- فِعْلٌ جیسے:- حِمْلٌ vi:- فِعَلٌ جیسے:- عِنَبٌ vii:- فِعِلٌ جیسے:- اِبِلٌ مذکورہ وزن قلیل الاستعمال ہے حتیٰ کہ سیبویہ کے نزدیک اس وزن پر ایک ہی اسم (اِبِلٌ) آتا ہے۔ viii:- فُعْلٌ جیسے:- قُفْلٌ ix:- فُعَلٌ جیسے:- حُطَمٌ x:- فُعُلٌ جیسے:- عُنُقٌ

نوٹ:- عقلی قاعدے کے مطابق ثلاثی اسم کے "12 بارہ" اوزان ہونے چاہیئے۔ کیونکہ "فاء" کلمہ کی تین حرکات (فتحہ، کسرہ، ضمہ) ہیں۔ اور عین کلمہ کی چار حرکات (فتحہ، کسرہ ضمہ، اور سکون) ہیں۔ تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ صورتیں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر فُعِلٌ کا وزن جیسے:- دُئِلٌ یہ فعل مجہول کیساتھ خاص ہونے کی وجہ سے کم

استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ فِعُلٌ کے وزن کا اسم نہیں پایا جاتا۔

اعتراض:- ایک قراءت میں "وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحِبُكِ" فِعُلٌ کا وزن آیا ہے۔ لہٰذا آپکی یہ بات درست نہیں۔

جواب اعتراض:- مذکورہ قراءت میں فِعُلٌ کے وزن پر آنے والے اسم میں "تداخل لغت" پایا گیا ہے۔ اسطرح کہ ایک لغت میں "حُبُكِ" اور ایک لغت میں "حِبِكِ" آیا ہے۔ دونوں کو ملا کر یہ لفظ بنایا گیا ہے۔ جبکہ ہماری بات ایک لغت کے بارے میں تھی۔

نوٹ:- مذکورہ بالا اوزان میں کبھی عین کلمہ کو ساکن کر کے تخفیف کی جاتی ہے جیسے:- کَتِفٌ سے کَتْفٌ، فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔

2:- رباعی:- رباعی اسم کے "پانچ" اوزان ہیں۔

i:- فَعْلَلٌ جیسے:- جَعْفَرٌ ii:- فِعْلِلٌ جیسے:- زِبْرِجٌ iii:- فُعْلُلٌ جیسے:- بُرْثُنٌ iv:- فِعَلٌّ جیسے:- قِمَطْرٌ v:- فِعْلَلٌ جیسے:- دِرْهَمٌ "جبکہ اخفش کے نزدیک ایک وزن فُعْلَلٌ جیسے:- جُنْدَبٌ" بھی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ وزن جُنْدُبٌ کی فرع ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ اصل مگر قلیل ہے۔

3:- خماسی:- خماسی اسم کے چار اوزان ہیں۔

i:- فَعَلَّلٌ جیسے:- سَفَرْجَلٌ ii:- فَعْلَلِلٌ جیسے:- جَحْمَرِشٌ iii:- فِعْلَلٌّ جیسے:- قِرْطَعْبٌ

iv:- فُعَلِّلٌ جیسے:- قُذَعْمِلٌ۔

قاعدہ:- اسم متمکن (معرب) کے حروف اصلیہ تین حروف سے کم نہیں ہوتے مگر حذف ہونے کی صورت میں۔ جیسے:- یَدٌ، دَمٌ (اصل میں یَدْیٌ اور دَمْوٌ تھا) لہٰذا اسم مجرد کے کل "بیس 20 یا اکیس 21" اوزان ہوئے۔

CamScanner